Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام
کی صحابہ پر برتری

Presented By: www.jafrilibrary.com

مترجم

سید حمید الحسن زیدی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ روشناسی مکتب اہل بیتؑ

(۲۲)

حضرت علی علیہ السلام کی صحابہ پر برتری

مؤلف

السید عبد الرحیم موسوی

ترجمہ

سید حمید الحسن زیدی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام کی صحابہ پر برتری

مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی افضلیت اور برتری کو ثابت کرنے کے لئے شرعی دلائل صرف پیغمبر اسلامؐ کی جانب سے انجام پانے والی کوششوں ، حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اوران کی حقانیت سے متعلق آپ کے دہن اقدس سے نکلنے والے کلمات پر منحصر نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی بہت سی آیتیں بھی امیر المومنین کے فضائل وکمالات کے اظہار کو اپنے لئے شرف سمجھتی ہیں۔

آپ کے فضائل وکمالات سے متعلق کئی طرح کے دلائل پر نظر رکھنے والا یہ بخوبی سمجھ لیتا ہے کہ دیگر تمام صحابہ کے مقابلے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل وکمالات کا نور کتنی وسعت کا حامل ہے۔صرف حضرت امیر المومنینؑ اور دیگر اصحاب کے درمیان کسی طرح کے موازنہ کی کیفیت پر منحصر نہیں ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ آپ کو صحابہ پر صرف برتری حاصل ہے بلکہ واضح اور یقینی دلیلیں اس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سے زیادہ وسیع معانی کا فائدہ پہنچاتی ہیں۔ان آیات کا مفہوم یہاں تک دلالت کرتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اپنی قدسی صلاحیتوں کی بنا پر پیغمبر اسلامؐ کے بعد آپ کی خلافت اور جانشینی نیز مسلمانوں پر امامت اور قیادت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور میں یہ صلاحیت ہرگز نہیں ہے اور اگر آپ کی عصمت، کا علم حضوری لدنی جس پر ہر امام کو ملکہ حاصل تھا نیز آپ کے ان تمام معجزات اور کرامات سے چشم پوشی کر لی جائے جو آپ کے دست اقدس پر ظاہر ہوتے رہتے تھے اور آپ کے علاوہ کسی میں بھی ان کے اظہار کی صلاحیت نہیں تھی تب بھی آپ اپنی قدرت وقوت، اپنے علوم ومعارف اور بہترین صفات وکمالات میں تمام صحابہ سے افضل نظر آئیں گے یہاں تک کہ اگر مکتب خلفاء کے معیار پر بھی پرکھا جائے جو حضرت علی علیہ السلام کو صرف اور صرف ایک صحابی سمجھتے ہیں اور بس، تب بھی اپنے ذاتی کمالات کی بنیاد پر آپ سب سے افضل صحابی نظر آئیں گے۔

اسی بنا پر یہاں ہم تمام صحابہ پر حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت کو چند امور کے ضمن میں بیان کریں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

امر اول

حضرت علی علیہ السلام کے ذاتی کمالات

حضرت علی علیہ السلام کی روش اور آپ کے خدائی نقش و نگار بہترین نمونۂ الٰہی اور قابل اطاعت واسوۂ حسنہ تھے۔ان نمونوں کی گہرائی اوران کے اسرار ورموز کی طرف رسائی ناممکن ہے۔اب تک صرف آپ کی سیرت کے بعض علمی اور عملی پہلوؤں سے فیض اٹھایا جا سکا ہےاورصرف ان بعض پہلوؤں کی فیض رسانی کا عالم یہ ہے کہ آپ کی زندگی کا جائزہ لینے والا اگرآپ کی شخصیت کے صرف انہیں بعض پہلوؤں پرنظرڈالی تو تمام صحابہ پرآپ کی شخصیت کا قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا اس کی نظر میں دیگر صحابہ پرآپ کی برتری کسی ایک محدود اور معین فضا میں نہیں ہوگی بلکہ زندگی کے تمام میدانوں میں آپ سب سے افضل و برتر نظر آئیں گے اور کسی کو بھی ذرہ برابر شک وشبہ نہیں رہ جائے گا کہ صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے مقابل نہیں قرار پا سکتا۔ یہاں پرآپ کی شخصیت کے بعض نمایاں پہلوؤں پرروشنی ڈالی جارہی ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۱۔ آپ کی شخصیت علمی کے نمونے

یہ بات مسلم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام تمام صحابہ میں سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔ آپ کی علمی منزلت کا اندازہ لگانے کے لئے یہی کافی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے آپ کے بارے میں فرمایا: ''انا مدینۃ العلم وعلی بابہا'' میں علم کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں۔ (۱) پیغمبر اسلامؐ کی طرف سے ایسا جملہ کسی اور صحابی کے لئے کبھی نہیں کہا گیا۔

پیغمبر اسلامؐ کے اس قول کی تاکید مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے اس جملہ سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں: علمنی رسول اللہ الف باب من العلم یفتح لی من کل باب الف باب مجھے رسول اسلامؐ نے علم کے ہزار باب تعلیم فرمائے اور میں نے اس میں سے ہزار باب کھول لئے۔ (۲)

۱۔ المستدرک علی الصحیحین ۳:۱۲۶ و ۱۲۷، اسد الغابہ ۴:۲۲، البدایۃ والنہایہ ۷:۳۷۲ ترمذی نے اپنے کتاب سنن میں (۵:۶۳۷) اس روایت کو ذکر کیا ہے (انا مدینۃ العلم وعلی بابہا)

۱۔ تفسیر الرازی ۸:۲۱۔ عند تفسیر قولہ تعالی: (ان اللہ اصطفی آدم ونوحاً وآل ابراھیم): ۳۳، وکنز العمال ۱۳:۱۱۴ ح ۳۶۳۷۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام اپنے اسی علم الٰہی کی بنیاد پر وہ عظیم دعویٰ کرنے کے اہل قرار پائے جو صرف آپ سے مخصوص ہے اور دوسرا کوئی آج تک یہ دعویٰ کرنے جرأت نہیں کرسکا۔ آپ فرماتے ہیں: لوکشف الغطاء لماازددت یقیناً(۱)

اگر میرے سامنے سے پردے بھی اٹھا دئے جائیں تو میرے یقین میں ذرہ برابر اضافہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح آپ نے واضح لفظوں میں یہ اعلان کیا ہے جو عظیم علم آپ کے سینہ میں ہے کوئی صحابی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ آپ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہاان ہاھنا لعلما جما لواصبت لہ حملۃ ۔ یہاں پر علم کا ایک ایسا ذخیرہ ہے اگر میں کسی کو اس کے متحمل ہونے کا اہل پاتا تو اسے اس علم سے بھر دیتا۔(۲)

یہ تمام اقوال واضح طور پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام علم کی جس منزل پر تھے مخلوقات عالم میں پیغمبر اسلامؐ کے علاوہ کسی اور کے لئے اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

۱۔ المناقب لابن شہر آشوب ۲: ۳۸، ارشاد القلوب ۲:۱۴۔ بحار الانوار ۴۰:۱۵۳۔

۲۔ نہج البلاغہ، قصار الحکم: ۱۴۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں:

بل اندمجت علیٰ مکنون علم لو بحت به لاضطربتم اضطراب الارشیة فی الطّویٰ(۱)البعیدة(۲)

بلکہ میں علم کے ان بوسیدہ خزانوں سے واقف ہوں جو اگر کسی اور کومل جاتے تو وہ گہرے کنویں میں ڈالی جانے والی رسی کی طرح لرزتا۔

ابو طفیل سے نقل ہوا ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سلونی واللہ لاتسئلونی عن شئی الا اخبرتکم و سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیہ الا وانا اعلم ام ابلیل نزلت ام بنہار فی سہل ام فی جبل

مجھ سے پوچھو، مجھ سے سوال کرو خدا کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تمہیں بتاؤں گا۔ مجھ سے خداوند عالم کی کتاب کے بارے میں سوال کروتو خدا کی قسم! جس آیت کے بارے میں چاہو میں بتا سکتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں، سطحی اور میدانی علاقہ میں نازل ہوئی یا بلند پہاڑوں

۱۔ الأرشیة: جمع رشاء بمعنی الحبل، والطّویة وهی البئر البعیدة العمیقة

۲۔ نهج البلاغه: الخطبة ۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پر۔(۱)

سعید ابن مسیّب سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

لم یکن احد من صحابہ رسول اللہ یقول سلونی الا علیا

اصحاب رسول اکرمؐ میں حضرت علی کے علاوہ کسی اور نے دعویٰ سلونی نہیں کیا۔(۲)

پیغمبر اسلامؐ نے متعدد مقامات پر حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت اور صحابہ پر آپ کی علمی برتری کی شہادت دی ہے۔

سرکار رسالت مآب اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں:

اما ترضین ان ازوجک اقدم امتی سلما و اکثرھم علما و اعظمھم حلما

کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں تمہاری شادی اس

۱۔ فتح الباری: ۴۵۹/۸ سورۃ الذاریات، کنز العمال: ۱۶۵/۱۳ ح ۳۶۵۰۲، الجرح والتعدیل: ۱۹۲/۶، تھذیب الکمال: ۴۸۷/۲۰، و اسد الغابۃ: ۲۲/۴، الریاض النضرۃ: ۱۶۷/۳، ترجمۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام، الترجمۃ رقم: ۴۰۸۹

۲۔ الریاض النضرۃ ۳: ۱۶۶ و ینابیع المودۃ: ۲۸۶ و ذخائر العقبی ۸۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شخص سے کروں جو اسلام کے اعتبار سے . سے قدیم،
علم کے اعتبار سے . سے زیدہ صا . علم اور حلم و. د. ری میں
. سے عظیم ہو۔(۱)

اس طرح آپ فرماتے ہیں:

اعلم امتی من بعدی علی ابن ابی طا .

میری امت میں میرے بعد . سے زیدہ صا . علم
حضرت علی ابن ابی طا . ہیں۔(۲)

آپ فرماتے ہیں:

علی وعاء علمی ووصیی و. بی الذی اوتی منہ

علی علیہ السلام میرے علم کا ٔ انہ، میرے وصی اور میرا وہ
دروازہ ہیں جس سے علم تقسیم ہوت ہے۔(۳)

رسول اسلامؐ نے فرما :

علی . ب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی

علی میرے علم کا دروازہ اور اسے میری امت کے لئے بیان

....

۱۔ مسند احمد ۵:۲۶

۲۔ المناقب للخوارزمی :۴۹ تحقیق الحمودی، والمتقی فی کنز العمال ۱۱:۶۱۴ ح ۳۲۹۷۷

۳۔ کفایۃ الطا . :۷۰ و ۹۲ و شمس الاخبار :۲۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کرنے والے ہیں۔ میرے بعد اس علم وکمال کے ساتھ کوئی دوسرا مبعوث بہ رسا نہیں ہوگا۔(۱)

آپ نے فرمایا:

اعلم امتی لسنۃ والقضا بعدی علی ابن ابی طا علیہ السلام

میرے بعد میری امت میں میری اور قضاوت کے رے میں سے زیدہ صا علم علی ابن ابی طا علیہ السلام ہیں۔(۲)

اسی طرح مولائے کائنات سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

ا لامتی ما اختلفوا فیہ بعدی

میرے بعد میری امت میں اختلافات کی صورت میں تمہیں حقائق بیان کرکے فیصلہ کروگے۔(۳)

پیغمبر اسلامؐ ا اور جگہ حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوکر ارشاد فرماتے ہیں:

۱۔ کنز العمال ۱۱:۶۱۴، ح۳۲۹۸۱، وکشف الخفاء ۱:۲۰۴

۲۔ الریض النضرۃ ۲:۱۹۴ وتفسیر النیسابوری فی سورۃ الأحقاف، ومناقب الخوارزمی:۴۸، وتذکرۃ الخواص:۸۷، وفیض القدیر ۴:۲۵۷

۳۔ رواہ الحاکم فی المستدرک ۲:۱۲۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمہیں علم مبارک ہو اے ابوالحسن! تم نے علم کو پانی کی طرح
پیا ہے اور اس سے اس طرح سیراب ہوئے جس طرح سیراب
ہونے کا حق ہے۔(۱)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت کے ایمانی پہلو

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی حیات . .
کے اس صفحہ میں ا کو معنو ی کی جا غیب دلانے کے
لئے اور آنے والی نسلوں کے سامنے آپ کی عظیم شخصیت ا بلند
مرتبہ خوبصورت تصو ی کی منظرکشی کی گئی ہے جو تمام صحابہ پر مولائے
کائنات حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت اور . ی کی اہم ین
دستاو ی ہے۔

ایمان کی طاقت وقوت یہاں کہ آپ کا کل ایمان ہو
آپ کا وہ عظیم امتیاز ہے جس میں کوئی دوسرا آپ کی . ا . ی کا ہر

۱۔ المناقب لابن المغازلی: ۴۲۰، تاریخ ابن عساکر ۲: ۴۹۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تصور بھی نہیں کرسکتا۔ آپ کے ایمان کی یہ قوت اور مضبوطی مختلف مواقع پ مجسم شکل میں یں طور پ دیکھی جاسکتی ہے۔ او عالم کے اس قول ( )انہیں دیکھو گے کہ وہ رکوع اور سجدے کے عالم میں ہیں،(۱) کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ یہ حضرت علی علیہ السلام کے رے میں زل ہوا ہے۔(۲)

اس سلسلے میں آپ فرماتے ہیں:

میں اللہ کے رسولؐ کے ساتھ لوگوں کے ز پڑھنے سے سات سال پہلے سے ہی ان کے ساتھ ز پڑھتا تھا اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے آپ کے ساتھ ز پڑھی ہے۔(۳)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

(۴)

۱۔ الفتح:۲۹

۲۔ شواھد التنزیل۲:۱۸۳، وتفسیر الخازن وفی ھامشہ النسفی ۴:۱۱۳، وتفسیر الکاشف۳:۴۶۹، وروح المعانی۱۶:۱۱۷

۳۔ کرۃ الخواص:۶۳۔

۴۔ خصائص امیر المومنین للنسائی:۴۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں اس امت میں اپنے علاوہ کسی اورکونہیں جا جس نے
رسول اسلامؐ کے بعد . سے پہلے اللہ کی عبادت کی ہو۔(۱)

آپ فرماتے ہیں:

اسلمت قبل اسلام الناس وصلیت قبل صلاتھم

میں لوگوں کے اسلام لانے سے پہلے ہی مذہب اسلام پ تھااورلوگوں کے ز پڑھنے سے پہلے ہی ز پڑھتا تھا۔(۲)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام لوگوں میں . سے ز یدہ عبادت گذار، . سے ز یدہ ز روزہ کرنے والے تھے۔ آپ ہی سے لوگ ز ث کی تعلیم یتے تھے۔آپ مسلسل دعاؤں سے وابستہ رہنے والے اورنوافل قائم کرنے والے تھے۔کسی ایسے شخص کا تصوربھی نہیں کیا جاسکتا جواوراد واذ کار کا اتنا پابند ہوکہ صفین کے میدان . میں انتہائی خوفناک . کی کالی رات (لیلۃ الہر یر)میں مصلائے عبادت بچھادے اوراس پر کھڑے ہوکر . ے اطمینان سے ز ادا کرے . کہ تیر آپ کے سامنے آ آ کر رہے ہوں اور داہنے اور . دونوں کنپٹیوں کے پ س سے گذر رہے ہوں لیکن آپ کو تیروں کی کوئی پرواہ نہ ہواوروہ اپنی جگہ سے نہ

۱۔ خصائص امیر المومنین للنسائی:۴۶

۲۔ شرح نہج البلاغۃ ا:۱۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہٹیں ۔ ۔ ۔ پورا وظیفۂ عبادت مکمل نہ ہو جائے۔شایدتم کسی ایسے شخص کا تصور بھی نہ کرسکو جس کی پیشانی پر سجدوں کی بنا پر اونٹ کے ٹخنوں کی طرح بڑے بڑے گٹے ہوں۔(۱)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے جو عبادت کی ۔ سے آخری منزل پر فائز تھے، دریافت کیا گیا: آپ کی عبادت اور آپ کے ۔ کی عبادت میں کیا نسبت ہے؟

آپ نے فرمایا:

عبادتی من عبادۃ ۔ ی کعبادۃ ۔ ی من عبادۃ رسول اللہ

میرے ۔ کے مقابلے میں میری عبادت بالکل وہی ہے جو رسول اسلامؐ کی عبادت کے مقابلے میں میرے ۔ کی عبادت تھی۔(۲)

اسی طرح اگر عبادت کے علاوہ دیگر ایمانی پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے تو آپ کی شخصیت میں پاکیزگی، تقدس اور اخلاق الٰہی کا ایک بلند پہاڑ دکھائی دیتا۔

آپ قرآن مجید کی وہ مجسم اعلیٰ مثال ہیں جو سچائی کے نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ اور عالم نے فرمایا ہے:

۱۔ شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید ۱:۲۷

۲۔ شرح نہج البلاغہ ۱:۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ہم الصد ن

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پ ایمان لائے وہی صدیقین (سچے) ہیں۔(۱)

یہ آیۂ کریمہ احمد ابن ۔ کی روا ۔ کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کی شان میں ۔ زل ہوئی ہے۔(۲)

اس کے علاوہ بہت سی ایسی آ ت کریمہ موجود ہیں جو اس ۔ ت پ دلا ۔ کرتی ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ایمان کا ا ز ہ نمونہ اور مجسم آئینہ ہیں۔ ۔ او عالم کا ارشاد ہے:

۱۔ الحد :۹

۲۔ انہوں نے اس کی روا ۔ کتاب الفضائل من فضائل علی علیہ السلام فی حد ۔ ۱۵۴ و ۳۳۹ ومنھاج السنۃ علی ما فی تعلیقۃ شواھد التنز یل ۲: ۲۲۴ میں کی ہے۔اسی کے ۔ رے میں حسکانی نے بھی متعدد اسناد کے ساتھ روا ۔ کی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرما ہے (والصد ن ثلاثۃ: حبیب النجار مؤمن آل سین، و ۔ قیل مؤمن آل فرعون، وعلی بن ابی طا ۔ الثا ۔ أفضلھم) اور یہی روا ۔ صواعق محرقۃ میں بھی ہے۔: ۱۲۳، والتفسیر الکبیر ۲۷: ۵۷، وذخا ئر العقبی: ۵٦، والر ض النضرۃ ۲: ۱۵۳، وفیض القد ۴: ۱۳۷، والدر المنثو ر ۵: ۲٦۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا حاجیوں کو پ نی پلا اور مسجد الحرام کی تعمیر اور ت قی کی دیکھ بھال کرنے والا اس شخص کی ما ہوسکتا ہے جو اللہ اور روز آ ت پ ایمان لا ے، اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ ہر او عالم کے د ے ا نہیں ہو ت اور ا ظالموں کی ہدا ے نہیں کر ے (١)

آ یۂ کریمہ اور اس کے بعد کی آ یۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں زل ہوئی ہے ۔ طلحہ ابن ابی شیبہ اور عباس ا ے دوسرے پ فخر ومباہات جتا رہے تھے۔ طلحہ نے کہا: میں خانۂ کعبہ کا ز ے دہ حقدار ہوں اس لئے کہ اس کی کلید میرے ہاتھوں میں ہے۔ عباس نے کہا کہ میں ز ے دہ حقدار ہوں اس لئے کہ میرے پ س حاجیوں کو پ نی پلانے کی ذمہ داری ہے اور میں اسے ادا کر رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرما ے: ا اول الناس ایما وا کثرہم جہاداً۔ میں ایمان کے اعتبار سے سے مقدم اور پہلا ا ن ہوں اور میں نے جہاد کے میدان میں سے ز ے دہ ۔ قدم رہ کر کارہائے ے ا م دئے ہیں۔ یہیں پ او

....

١۔ توبہ/١٩

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عالم نے ان دونوں پ حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت اور . ی
ش . کرنے کے لئے مذکورہ ۔لا آیۂ کریمہ ٰ زل فرمائی۔(١)

ٰ او ٰ عالم نے ارشاد فرمایا:

کیا

مومن اور فاسق . ا. ہو ہیں۔ ہرَ ٰ. ا. نہیں ہو ۔(٢)

اس آیۂ کریمہ میں مومن حضرت علی علیہ السلام اور فاسق ولید کو قرار دیَ ہے۔(٣) اس آیۂ کریمہ کے ذریعہ قرآن کریم نے مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام ی ذات میں مجسم ایمان کے اعلیٰ نمونے پیش کئے ہیں۔

اور مومنین ومہا . ین میں سے قرا. دارا دوسرے پ
اولو اور فوقیت ر ہیں۔(۴)

....

١۔ تفسیر ابن کثیر٢:٢٤١ وتفسیر الطبری ١٠:٦٨، وجامع الأصول ٩:٤٧٧، والتفسیر الکبیر ١٦:١٠، وأسباب النزول للواحدی ١٣٩، الدر المنثور ٣:٣١٨، ٣١٩

٢۔ سجدۃ:١٨

٣۔ ا ٰ اب ٦/

۴۔ ا ٰ اب ٦/

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مفسرین کی ای جما ع کا یہ ہے کہ یہ آیۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام پر مکمل طور پر صادق آتی ہے اس لئے کہ آپ مہا. اور ارحام (قر عزیزوں) میں سے تھے۔ (۴)

جیسا کہ پیغمبر اسلامؐ نے تمام مسلمانوں کے سامنے ر ر بیان کیا کہ اسلام اور رسول اسلام کی رسا ت نیز آپ کی تعلیمات کے لئے حضرت علی علیہ السلام کس درجہ تسلیم و رضا اور ایثار و فدا کاری کا بہر ت تھے اور اسلام میں سبقت کے علاوہ اس کی راہ میں قربانیوں کی کس منزل پر فائز ہیں اور ایسی مضبوط و توانا شخصیت کے مالک ہیں جو اپنی قوت ایمانی کی بنا پر کسی بھی طرح کی مشکلات سے دوچار ہونے کی صورت میں انہیں حل کرنے کی صلا ی ت ر ہے۔

جناب ابوذرؓ سے روای ت ہے کہ آپ نے بیان کیا ہم رسول اسلامؐ کی خ مت میں حاضر ہوئے اور دری فت کیا کہ آپ کے اصحاب میں آپ کے نزدی ک سے زی دہ محبوب کون شخص ہے جو اگر ہمیں حکم دے تو ہمیں اس کا ساتھ دینا چاہئے چاہے اس پر عمل کرنا ہمارے لئے سخت ہی کیوں نہ ہو۔

۵۔ رواہ ابن مردویۃ فی کتاب المناقب، ونقلہ فی احقاق الحق ۳:۴۱۹، عن الترمذی فی مناقب المرتضوی:۶۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام۔وہ اسلام اور تسلیم و رضا میں تم . پ سبقت ر ت ہیں۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے ایمان کی قدرت و طاقت کے سلسلے میں فی الحال مذکورہ دلائل پ ہی اکتفا کرتے ہیں جو اس سلسلے میں آپ کے تمام اصحاب سے بہتر ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اب ہم آپ کی ز ٘ گی کے جہادی پہلوؤں کا جا ٘ ٔ ہ لیں گے۔

۳۔حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت کے مجاہدانہ پہلو

مولائے کائنات اور آپ کے جہاد کے . رے میں کسی طرح کا غور و خوض اور اسے ٹ . ۔ کرنے کے لئے کسی بھی طرح کی دلیلیں فراہم کر ٘ ایسا ہے جیسے سورج کو پ اغ دکھا ٘۔اس سلسلے میں تمام مسلمانوں بلکہ تمام غیر مسلم بھی متفق ہیں اور کسی کو ذرہ . ا . اختلاف ی شک و شبہ نہیں ہے کہ جہاد کے مرحلے میں مولائے

۱۔ علل الحد ٘ لابن أبي حاتم الرازي: ح ۲۶۶۴، مناقب المرتضوی للترمذی: ۹۵، وروی فی کنز العمال ۱۳: ۱۲۲، ح ۳۶۳۹۲ عن ابن عباس، قال عمر بن الخطاب: قال رسول اللہ ؐ: (أ ٘ ی علی أول المؤمنین ایماناً وأوّلھم اسلاماً)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کائنات حضرت علی ابن ابی طا . علیہ السلام تمام صحابہ میں . سے ز یدہ شجاع و بہادر اور میدان جہاد میں . سے ز یدہ ۔ قدم رہنے والے تھے ا َ چہ صحابہ کرام کی حیات میں شجا - وجواں مردی اور جہاد سے عشق ومحبت ا یں حقیقت تھی جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس مرحلے میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات . سے ممتاز اور منفرد تھی۔ آپ کے لئے خاص طور پ انتہائی مشکل اور خطر ک مراحل میں جہاد اور راہ امیں ایثار وقر نی سے ز یدہ قیمتی اور کوئی شئے ہر َ نہیں ہوتی تھی۔

ایسے سخت مراحل میں . دوسرے اصحاب پیٹھ دکھا کر واپس آ جاتے تھے اور میدان . َ کو سر کرنے سے عا ی اور توانی کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام توفیق الٰہی کے سایہ میں کسی طرح کے خطرہ کی پ واہ کئے بغیر آ گے ب ڑھتے تھے اور مسلمانوں کو حلقۂ کفار سے ت دلا کر ان کو درپیش مشکلات اور خطرات سے چھٹکارہ دلاتے تھے۔

ہماری اس گفتگو پ وہ تمام عظیم معرکے شاہد ہیں جن میں کفار ومشرکین ی اہل کتاب سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے . سے یں کار ے ا م دئے جیسے . ر، خندق (ا اب) خیبر و وغیرہ۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے خیبر کے دن فرمایا:

میں کل ایسے شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا۔

عمر کا کہنا ہے کہ میں نے امیری اور سرداری کو اس دن سے زیادہ کبھی نہیں چاہا لیکن آپ نے پرچم حضرت علی علیہ السلام کو دے دیا اور فرمایا (بغیر فتح کے) واپس نہ آنا۔ آپ نے رسول اسلامؐ کے پاس جا کر دریافت فرمایا: کس چیز پر جنگ کروں؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: اس بات پر کہ وہ گواہی دے دیں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اگر وہ لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہے، باقی ان کا حساب خدا کے ذمہ ہوگا۔ (۱)

جنگ خندق میں حضرت علی علیہ السلام نے حق کی بے مثال و حمایت کی انوکھی مثال قائم کر دی اور تمام اصحاب کے درمیان ایک

۱۔ مسند احمد۳:۸۶، ح۸۷۶۴، مجمع الزوائد ۹:۱۲۳، التاریخ الکبیر للبخاری ب۷:۲۶۳، الطبقات الکبری لابن سعد۲:۱۱۰ باب غزوۃ رسول اللہؐ خیبر، خصائص أمیر المومنین علی بن أبی طالب للنسائی:۵۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

منفرد اور ممتاز کارنامہ انجام دیا۔ پیغمبر اسلامؐ نے اس عظیم معرکہ میں جس عظیم اعزاز سے نوازا اس کی مثال تاریخ میں ملنا ممکن ہے۔ آپ نے واضح لفظوں میں اعلان فرمایا کہ امامؑ حق کا مجسم، اس کا مکمل نمونہ اور اس کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

جمہور علماء سے روایت ہے کہ عمرو ابن عبدود العامری نے جنگ خندق میں مبارز طلب کیا۔ تمام مسلمانوں نے اس کے مقابلے میں عاجزی اور ناتوانی کا اظہار کیا سوائے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے۔ آپ کے اس شجاعانہ اقدام اور جنگ کے لئے روانگی پر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا:

کل ایمان کل شرک کے مقابلہ پر جا رہا ہے۔(۱)

احمد ابن حنبل نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے کہ امام حسنؑ نے مولائے کائناتؑ کی شہادت کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا:

لقد فارقکم رجل بالامس لم یسبقه الاولون بعلم و لا یدرکه الآخرون، کان رسول الله یبعثه بالرایة جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن شماله لاینصرف حتیٰ یفتح له

کل ایسا شخص تم سے جدا ہوا ہے جو علمی اعتبار سے اتنا بلند

۱۔ شرح نہج البلاغہ لابن أبی الحدید ۱۳:۲۶۱و ۲۸۵، ۱۹:۶۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرتبہ تھا کہ نہ پہلے والے اس سے آگے بڑھ سکے اور نہ بعد والے
اسے پ ۔ ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ انہیں پ چم اسلام کے ساتھ روانہ
فرماتے تھے تو جبر ان کی داہنی طرف اور میکا ان کی ۔
طرف ہوتے تھے اور وہ اس وقت ۔ واپس نہیں آتے تھے ۔ ۔
۔ ۔ اوٗ عالم فتح و ت نہ فرمادے۔(۱)

خوارزمی سے روا ۔ ہے کہ ہم سے عبیداللہ ابن عائشہ نے
اپنے ۔پ کے حوالہ سے کیا ہے کہ مشرکین ۔ کے میدان میں
۔ ۔ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ ۔ تھے تو ا دوسرے سے عہد و
پیمان اور وصیت کرنے لگتے تھے۔(۲)

جا۔ ابن عبداللہ سے روا ۔ ہے کہ میں نے پیغمبر اسلامؐ کو
صلح حدیبیہ کے دن فرماتے ہوئے سنا۔ آپ حضرت علی علیہ السلام کا
۔ زو پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

ہٰذا امیر البررۃ و قاتل الفجرۃ، منصور من ہ، مخذول من
۔۔ لہ، ثم مد بہا صوتہ وقال:

یہ نیک اورا۔ ار لوگوں کے سید و سردار اور فا۔ وں کو قتل
کرنے والے، مدد کرنے والے کی مدد سے بہرہ مند ہونے والے

۱۔ مسند احمد بن ۔ ۱:۱۹۹

۲۔ ابن المغازلی فی مناقبہ:۲:۷۲، ۱۰۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چھوڑ کر الگ ہو جانے والوں کا درد سہنے والے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے او   آواز کرتے ہوئے فرمایا: ا· مدینۃ العلم وعلی ۔بہافمن اراد الدار فلیات الباب۔ میں علم کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو کسی گھر میں داخل ہو· چاہتا ہے اسے چاہئے کہ دروازہ سے ہی وارد ہو۔(۱)

ابن عباس سے روا۔ ہے کہ ۔ ر کے دن مہا ۔ ین کی تعداد ۷۷ تھی اور ا   ر ۱۶۳ تھے اور پیغمبر اسلامؐ کے علمبردار حضرت علی علیہ السلام تھے ۔ کہ ا   ر کے علمبردار سعد ابن عبادہ تھے۔ (۲)

ابن عباس سے روا۔ ہے کہ مہا ۔ ین کا پ چم ہمیشہ حضرت علی علیہ السلام کے د   مبارک میں رہا چاہے ۔ ر کی ۔ ہو یا احد کا معرکہ یا خندق وخیبر کی ۔   ہو یہاں   کہ فتح مکہ کے موقع پ بھی یہ پ چم آپ ہی کے پ س تھا اور ان تمام مواقع پ کہیں آپ سے الگ نہیں ہوا۔(۳)

۱۔ ۔ریخ مدینۃ دمشق ۴۲:۳۸۳

۲۔ ۔ریخ الطبری ۲:۱۳۸

۳۔ ۔یخ دمشق لابن عساکر ۔جمۃ: الامام علی علیہ السلام ۱:۱۴۲، الفصول المائۃ ۱:۳۰۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلامؐ کی صحبت اوران کی ہمراہی کے ۔ رے میں ۔ تیں کیا کرتے تھے جس میں اس موقع کی گفتگو بھی شامل ہے۔رسول اسلامؐ اور حضرت علی علیہ السلام خانۂ کعبہ کے او پ رکھے ہوئے بتوں کوتوڑنے کے لئے گئے تو حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلامؐ کے دونوں کا٘ ھوں پ سوار ہوئے۔یہاں اس واقعے کوخود امیر المومنین علیہ السلام کی ز ۔ نی کرتے ہیں۔حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں اللہ کے رسول کے ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ کعبہ کے پاس پہنچ گئے۔ پیغمبر اسلامؐ میرے کاندھوں پر سوار ہوئے اور فرمایا: اٹھاؤ۔

پیغمبر اسلامؐ نے محسوس کیا کہ میں آپ کا بوجھ نہیں اٹھا رہا ہوں تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ پیغمبر اسلامؐ اترے اور زمین پر بیٹھ کر فرمایا: میرے کاندھوں پر سوار ہو۔ میں ان کے کاندھوں پر سوار ہو گیا۔ آپ مجھے لے کر اٹھے۔

مولا فرماتے ہیں:

اس وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کی بلندی سے آخری بلندیوں کو چھو سکتا ہوں۔ میں کعبہ کے اوپر چڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس پر تانبے، پیتل اور رانگے کے بت رکھے ہوئے ہیں۔

میں انہیں ادھر ادھر ہٹانے کی کوشش کرنے لگا، کسی کو داہنی طرف گرایا، کسی کو بائیں طرف گرایا، کسی کو آگے ڈھکیلا اور کسی کو پیچھے پھینکا یہاں تک کہ سارے بت ہٹانے میں کامیاب ہو گیا۔ اللہ کے نبی نے فرمایا: انہیں توڑ دو۔ میں نے سارے بت توڑ دئے پھر میں اترا اور اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ چل دیا۔

آپ جس طرف آگے بڑھتے تھے لوگ اپنے گھروں کی طرف بھاگ جاتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کوئی آپ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے سامنے پڑ جائے۔(۱)

یہاں پر مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے تمام نمایاں کارناموں اور ان کی الٰہی زندگی کے تمام پہلوؤں کا خلاصہ پیغمبر اسلامؐ کے اس ارشاد میں بیان ہوا ہے جس میں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو تمام گذشتہ انبیاء سے تشبیہ دی ہے۔ رسول اسلامؐ فرماتے ہیں:

من اراد ان ینظر الیٰ آدم فی علمہ والیٰ نوح فی عزمہ والیٰ ابراہیم فی حلمہ والیٰ موسیٰ فی ہیبتہ والیٰ عیسیٰ فی زہدہ فلینظر الیٰ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جو علم و آگہی میں جناب آدمؑ عزم و استقلال میں جناب نوحؑ، حلم و بردباری میں جناب ابراہیمؑ، ہیبت و وقار میں جناب موسیٰؑ کو، زہد و ورع میں جناب عیسیٰؑ کو دیکھنا چاہے اسے چاہئے کہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھے۔(۲)

گذشتہ تمام انبیاء کے پراکندہ صفات و کمالات آپ کی

۱۔ خصائص أمیر المؤمنین للنسائی:۱۱۳، ومستدرک الحاکم۲:۳۶۶، ومسند أحمد۱:۸۴، وکنز العمال ۶:۴۰۷، والریاض النضرۃ ۲:۲۰۰، وتاریخ بغداد۱۳:۳۰۲، وذخائر العقبیٰ:۸۵

۲۔ ینابیع المودۃ للقندوزی، الباب:۴۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ذات . . میں یکجا آ گے۔

۴۔حضرت علی علیہ السلام کی سیرت کے اخلاقی پہلو

حضرت علی علیہ السلام تمام د صحابہ کے درمیان صرف انہیں صفات وکمالات میں منفرد اور ممتاز نہیں ہیں جن کا ذکر کیا َ ۔ بلکہ آپ سرکار رسا ۔ مآب کی عظیم رسا ۔ کی اعلیٰ اقدار اور اس کے بلند مقاصد کا مجسم نمونہ تھے جنہیں دیکھ کر تمام د اصحاب میں عزم وحوصلہ، جوش و ولولہ اور ہمت و جوانمردی کا . بہ پیدا ہو ۔ تھا جسے . او. عالم کی حمد وثنا اور اس کی . رگاہ میں شکر وسپاس بجالانے کا موقع سمجھتے تھے۔ یہاں . ہم آپ کی سیرت اور اخلاق کے کچھ نمونے پیش کر رہے ہیں جن میں آپ دوسرے تمام صحابہ سے ممتاز اور منفرد آ تے ہیں۔

ا۔ . او. عالم کا ارشاد ہے:

لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو

. اکی رضا وخوشنودی کے عوض اپنا . دیتے ہیں۔(۱)

ا۔ البقرۃ:۲۰۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ آیۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام کے ۔رے میں ۔زل ہوئی ہے۔ ۔ پیغمبر اکرمؐ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت آپ کو اپنی جگہ پ جانشین بنا کر وہاں سے نکلے۔ کہ آپ کے ذمہ جو امانتیں تھیں انہیں ان کے حقداروں کے حوالہ کیا جا سکے۔ حضرت علی علیہ السلام آپ کے بستر پ سو گئے۔ ۔ کہ مشرکین مکہ گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ ۔او۔ عالم نے جبر اور میکا کو وحی کی کہ میں نے تم دونوں کے درمیان بھائی بھائی کا رشتہ بنا ہے اور ان میں سے ا کو دوسرے سے ز دہ عمر دی ہے تم میں سے کون ہے اپنی ز۔گی دوسرے پ قر۔ن کر سکتا ہے۔ ان میں سے ہر ا نے اپنے لئے اپنی ز۔گی کو منتخب کیا اور اپنی عمر دوسرے کو دینے میں پیش وپس سے کام لیا تو پھر ۔او۔ عالم نے ان کی طرف دو۔رہ وحی فرمائی اور کہا:

تم دونوں علی ابن ابی طا۔ علیہ السلام کی طرح کیوں نہیں ہو ۔ میں نے ان کو اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰؐ کو بھائی بھائی بنا ۔ وہ اپنے بھائی کے بستر پ سو رہے ہیں اور اس طرح اپنی جان کا ۔رانہ پیش کر کے ایثار و قر۔نی کی مثال پیش کر رہے ہیں۔ تم دونوں زمین پ جاؤ اور ان کے دشمنوں سے ان کی حفاظت کرو۔ وہ دونوں فرشتے زمین پ ا ے۔ جبر امین پ ئینتی کھڑے ہوئے اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مبارک ہومبارک ہواے ابوطا . کے لال آپ کے جیسا کون ہوسکتا ہے۔آپ کے . رے میں ٘ او٘ عالم ئکہ پ فخر و مباہات کرر ہا ہے۔(۱)

....

۱۔ أسد الغابۃ ۳:۲۵، وشواھد التنزیل ۱:۹۸، ومستدرک الحاکم ۳:۱۳۲، و نور الأبصار: ۸۶، وینابیع المودۃ: ۹۲۔ وتفسیر الکبیر ۵:۲۰۴، مسند أحمد ۱: ۳۳۱، وتفسیر الطبری ۹:۱۴۰، والسیرۃ النبویہ لدحلان فی ھامش السیرۃ الحلبیۃ ۱:۳۰۷، ابن حجر نے تھذ . التھذ . ۴:۴۳۹ میں کہا ہے۔ اور کہا ۔ ہے کہ یہ آ ۔ صھیب الرومی کے . رے میں ٘ زل ہوئی۔ جعل ھذہ الروایۃ وأشباھھا ھو من أعداء أھل ا ٔ ، والا فانہ یظھر بأ ذنہ تأ مل: أن الآیۃ الکریمۃ ا ھی فضیلۃ من ٘ ل النفس فی سبیل اللہ، ولیس ھذا الا علی بن أبی طا . علیہ السلام فی اللیلۃ التی . ت فیھا علی فراش رسول اللہ، ومدلول الروایۃ الواردۃ فی صھیب الرمی لیس الا ٘ ل المال، وأین ھذا من ذٰلک، فلا ربط بینھا وبین الآیۃ الکریمۃ؟

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ لوگ ٭ او٭ عالم کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھا٭
کھلاتے ہیں (اور کیفیت یہ ہوتی ہے) کہ صرف اللہ کے لئے
کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ ۔٭اء چاہتے ہیں اور نہ شکریہ کی خواہش
ر ٭ ہیں۔(۱)

جمہور رواۃ (تمام فرقوں کے راویوں) نے روا٭ ٭ کی ہے
کہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام بیمار ہوئے پیغمبر
اسلامؐ اور عرب کے د عام افراد آپ کی عیادت کے لئے آئے۔
حضرت علی علیہ السلام نے ۳ دن روزہ کے لئے ٭ رکی۔ اسی طرح
آپ کی والدہ ما ٭ ہ صد طاہرہ اور خادمہ جناب فضہؓ نے بھی ٭ ر
کی جس کے بعد ان دونوں معصوم اماموں کو شفا حاصل ہو گئی۔
آزوقۂ حیات کے طور ٭ آل محمدؐ کے ٭س تھوڑا سامان ز٭ گی بھی
نہیں تھا۔ ایسی صورتحال میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام
نے ٭ ر کے روزوں کے افطار کا انتظام کرنے کے لئے تین صاع
(تین کلو کے ٭ ا٭) جو قرض لئے۔ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
نے ان میں سے ا٭ صاع جو کا آ٭ تیار کیا اور اس سے ہرا٭ کے
لئے ا٭ روٹی تیار کی۔ حضرت علی علیہ السلام مغرب کی ٭ ز کے بعد
گھر تشریف لائے۔ آپ کے سامنے افطار رکھا ٭ اس وقت ا٭

۱۔ ٭ الا٭ ن:۸۔۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مسکین نے آ کر سوال کیا جس کے جواب میں . نے اپنا اپنا کھا٘
اس مسکین کو دے دیا اور رات میں بغیر کچھ کھائے رہ گئے۔ دوسرے
دن پھر روزہ رکھا گیا۔ صدیقۂ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے دو. رہ آٹے
تیار کر کے روٹیاں بنا . ۔ دوسرے دن بھی جیسے ہی افطار .
کے سامنے رکھا گیا، ایک یتیم نے آ کر کھانے کا سوال کر لیا اور ان
ذوات مقدسہ میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا کھا٘ راہ٘ ا میں اس کے
حوالہ کر دیا۔

. . تیسرا دن آیا . نے پھر روزہ رکھا تیسرے دن بھی
. . افطار رکھا گیا تو ایک اسیر نے آ کر کھانے کا سوال کر لیا۔ آج
بھی . نے اپنا اپنا کھا٘ اس اسیر سائل کو دے دیا اور اس طرح
ان ذوات مقدسہ نے ایثار و قربانی کی عظیم منزل کی آ٘ ی مثال
پیش کر دی۔ تین دن۔ سوائے پانی کے ایک لقمہ بھی نہیں چکھا۔
پیغمبر اسلامؐ نے . . چوتھے دن اس عالم میں دیکھا کہ
بھوک سے ان ذوات مقدسہ کے اجسام مطہرہ کا٘ پ رہے تھے اور
فاطمہ زہرا سلام اللہ کا شکم مبارک بھوک کی شدت کی بنا پر پشت سے
مل گیا تھا۔ ان کی آنکھیں دھنس گئی تھیں۔ رسول اسلامؐ نے یہ
حالات دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں اس طرح فریاد کی:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے معبود! فریـ درسی فرما! محمد مصطفیؐ کے آل (آل محمدؐ)
بھوک سے مر رہے ہیں۔ جیسے ہی آپ کی ز. ن مبارک سے یہ فقرہ
نکلا جبر امین ٘ زل ہوئے اور عرض کیا: آپ کے اہل بیتؑ کے
. رے میں ٘ او ٘ عالم نے مبارک . د اور تہنیت پیش کی ہے اسے
قبول فرما : پیغمبر اسلامؐ نے فرما ـ: وہ کیا چیز ہے؟ جبر امین
نے سورۂ ہل اتی کی تلاوت کی۔(۱)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کوفہ کی مسجد میں ٘ پ تشریف
فرما تھے۔ آپ سے ٘ او ٘ عالم کے اس قول (من المومنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر وما . لوا تبدیلاً۔
مومنین میں سے کچھ مرد ہیں جنھوں نے ٘ ا سے کئے ہوئے
وعدے کو پورا کر لیا ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی مدت حیات پوری
کر چکے ہیں اور کچھ اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ اس میں

۱۔ اسد الغابۃ ۵:۵۳۰، وأسباب النزول للواحدی:۳۳۱، والدر المنثور ۶:
۲۹۹، وذخا ـ العقبی:۸۹و۱۰۲، ونور الأبصار:۱۰۲، وروح اللمعانی ۲۹:
۱۵۷، وفتح القد ـ ۵:۳۳۸، وشرح نھج البلاغۃ لابن أبي الحد ـ ۱:۷، و
تفسیر البیضاوی ۴:۲۳۵، وینابیع المودۃ:۹۳، وشواھد التنز ـل ۲:۲۹۷
، والتفسیر الکبیر ۳۰:۲۴۴ نقلاً عن الکشاف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کوئی تبد نہیں کر تے۔(۱) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

رالہا! مغفرت کا طلبگار ہوں اس کے بعد آپ نے فرمایا:

یہ آیۂ کریمہ میرے بارے میں میرے چچا حمزہ کے بارے میں اور میرے چچا عبیدہ ابن حارث ابن عبدالمطلب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔عبیدہ بدر کے دن شہید ہو کر اپنی مدت حیات پوری کر چکے،حمزہ نے احد میں جام شہادت نوش فرما کر اپنی حیات مکمل کر لی اور میں انتظار میں ہوں کہ اس امت کا شقی ترین شخص اسے خون سے رنگین کرے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی ریش مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ میرے حبیب ابوالقاسم حضرت محمد مصطفیؐ کا مجھ سے وعدہ ہے۔(۲)

۴۔ اور عالم کا ارشاد گرامی ہے:

عنقریب ایسی قوم آئے گی جو ان سے محبت کرے گی اور وہ ان سے محبت کریں گے۔(۳)

۱۔ احزاب:۲۳

۲۔ نورالأبصار للشبلنجی:۹۷،والصواعق المحرقۃ:۸۰

۳۔ المائدۃ:۵۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ آیۂ کریمہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(۱)

۵۔ خداوند عالم کا ارشاد گرامی ہے:

وہ خدا وہ ہے جس نے اپنی نصرت سے اور مومنین کے ذریعہ آپ کی تائید فرمائی ہے۔(۲)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ عرش الٰہی پر تحریر ہے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی ابن ابی طالب۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، محمد میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے علی ابی طالب کے ذریعہ ان کی تائید اور نصرت کی ہے لہٰذا اس آیۂ کریمہ ہو اللہ ایدک بنصرہ وبالمومنین میں جس فرد سے تائید کی بات کہی گئی ہے وہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات بابرکت ہے۔(۳)

۱۔ التفسیر الکبیر۱۲:۲۰، ومستدرک الحاکم۳:۱۳۲، وکنز العمال۵:۴۲۸ و۶: ۳۹۱و۳۹۳و۳۹۶

۲۔ انفال:۶۲

۳۔ النور المشتعل ما نزل من القرآن فی علی للحافظ أحمد بن عبد اللہ الأصبھانی:۸۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۶۔ اوٗ عالم کا ارشاد ہے:

کیا وہ اور وہ جو عدل وا ف کا حکم دیتا ہے اور صراط مستقیم پ گامزن ہے، . ا. ہو ـ ہیں۔(۱)

ابن عباس سے روایـ ہے کہ ان صفات سے متصف حضرت علی علیہ السلام کی ذات والاصفات ہے۔(۲)

یہ آیۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام کے ٗ د یـ عدا ـ کی اہمیت اور آپ کی ذات . ـ میں اس صفت کے جلوہ َ ہونے کو واضح کرتی ہے۔ یہ ان بہترین صفات و کمالات میں سے ہے جو آپ کی حیات . . ـ میں یں طور پـ ئے جاتے ہیں۔ آپ کے ٗ د یـ عدا ـ ہی وہ معیار ہے جو ان کے روابط، ان کی رفتار و گفتار، ان کے ہر موقف میں حکم فرما ہے۔ اسی مضمون کو اس آ ـ ـ میں بھی پیش کیا َ یـ ہے:

ہماری مخلوقات میں وہ امت ہے جو حق کے ذریعہ ہدا ـ ـ

۱۔ النحل:۷۶

۲۔ شواہد التنزیل ۱:۵۹ ورواہ ابن مردویہ فی المناقب کما فی کشف الغمۃ:۹۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کرتی ہےاورعدل وا ف کی راہ پ گامزن ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ امت میں اور میرے

شیعہ ہیں۔(۲)

۷۔ اوٰ عالم نے فرمایا:

وہ لوگ جو اپنے اموال کو رات دن پوشیدہ طور پ اور علیٰ

الاعلان راہ امیں چ کرتے ہیں۔(۳)

اس سلسلے میں راہ امیں ا ق(چ کرنے) کی خالص

اور پ کیزہ تصو یصرف حضرت علی علیہ السلام نے پیش کی ہے جس پ

عمل اس ائی مقصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔

آپ کے ذریعہ دئے جانے والے عطیات اور صدقات

میں کے حالات اور ضرور یت کی مکمل رعای ۔ کے ساتھ

لوگوں کو عملی طور پ راہ امیں چ کی دعوت بھی دی جاتی تھی لہٰذا

آپ اس سے بھی اوٰ عالم کی جا سے اس قول کے

۱۔ اعراف:۱۸۱

۲۔ ینابیع المودۃ:۱۰۹،وشواھد التنزیل:۱:۲۰۴

۳۔ البقرۃ:۲۷۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ذریعہ مدح وثنا کے مستحق تھے۔

فریقین کے تقریباً تمام راویوں سے منقول ہے کہ یہ آیۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کے پاس چار درہم تھے۔آپ نے اس میں سے ایک درہم رات میں خرچ کیا اور ایک درہم دن میں۔ ایک درہم پوشیدہ طور پر رازداری کے ساتھ خرچ کیا اور ایک علانیہ طور پر خدا کی راہ میں خرچ کیا۔(١)

٨۔جس طرح پروردگار عالم نے اپنے حبیب کو مومنین کے تئیں تواضع وانکساری سے پیش آنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین۔ اپنے اتباع کرنے والے مومنین کے لئے شانوں کو جھکا کے رکھو۔(٢)

....

١۔ أسباب النزول للواحدی:٦٤، والتفسیر الکبیر ٧:٩٨، والدر المنثور ١: ٣٦٣، وتفسیر الکشاف ١:١٦٤، وتفسیر الخازن ١:٢١٤، وذخائر العقبی: ٨٨، واسد الغابۃ ٤:٢٥، والصواعق المحرقۃ:٨٧، ومجمع الزوائد ٦: ٣٣٤، ونور الأبصار:٧٠

٢۔ الشعراء:٢١٥

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لکل اسی طرح امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام بھی رسول اسلامؐ کے بھائی اور جانشین ہونے کے ناطے آپ کی سیرت کی اقتدا فرماتے تھے یعنی آپ مومنین کے تئیں ہمیشہ تواضع اور انکساری کا رویہ رکھتے تھے چاہے وہ ظاہری طور پر قدرت مند ہوں یا ضعیف اور ناتواں چاہے منصب حکومت پر فائز ہوں یا اس سے الگ ہو چکے ہوں چاہے جنگ کے عالم میں ہوں یا صلح وسلامتی کی کیفیت میں۔

ابن ابی الحدید معتزلی کا بیان ہے کہ:

کپڑا بیچنے والے صالح سے روایت ہے کہ اس کی دادی نے کوفہ میں حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔اس وقت آپ کے ہاتھوں میں کھجوریں تھیں جسے آپ اٹھا کر لے جا رہے تھے۔ میری دادی نے آپ کو سلام کیا اور ان سے کہا: اے امیر المومنین! یہ کھجوریں مجھے دے دیجئے میں اسے اٹھا کر آپ کے گھر تک پہنچا دوں۔آپ نے فرمایا: اپنے عیال کے لئے زحمت اٹھانے کے سلسلے میں ان کا باپ اور سرپرست زیادہ حقدار ہے۔

میری دادی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم ان میں سے کچھ نہیں کھاؤ گی؟ میں نے عرض کیا: نہیں! میں کچھ کھانا نہیں چاہتی۔میری دادی کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ اپنے گھر کے لئے چلے گئے۔پھر ایک بوری کے ساتھ دوبارہ واپس تشریف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لائے جس میں کھجور کی گٹھلیاں بھری ہوئی تھیں۔آپ نے جمعہ کے دن لوگوں کے ساتھ زادا فرمائی۔(۱)

عبداللہ ابن الحسن ابن حسن سے روای ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنی ز گی میں ای ہزار غلام اور کنیز آزاد کیے جنھیں اپنی محنت اور اپنے زور ِ زو کی کمائی سے آزاد کیا تھا(یہاں ''اپنے ِ زو کی کمائی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے)(۲) اور اس راہ میں آپ کی جبین مبارک پسینے پسینے ہوجاتی تھی۔ . آپ نے ظاہری طور خلافت اسلامی کی ذمہ داری سنبھالی اور آپ کے پ س اسلامی اموال آنے لگے۔اس وقت بھی آپ کے قیام و طعام کی کیفیت میں کوئی فرق نہیں آ ی۔آپ کی ز گی میں کھجوریں حلوے کی حیثیت ر تھیں اور آپ صرف موٹ سوتی لباس پہنتے تھے۔(۳)

۱۰۔زاذان سے روای ہے کہ آپ تنہا ِ زاروں میں گھومتے تھے اور ۰ ٹ ہوؤں کو راستہ بتاتے تھے اور کمزوروں کی مدد کرتے تھے اور دکا ٗاروں اور بقالوں کے پ س سے گذرتے تھے اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

۱۔ شرح نھج البلاغۃ لابن أبي الحد ی۲:۲۰۲

۲۔ مجلت ی اہ:عملت

۳۔ شرح نھج البلاغۃ لابن أبي الحد ی۲:۲۰۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ وہ آ ت کی منزل ہے جسے ان لوگوں کے لئے قرار د ی ہے جو زمین پ اپنے لئے . ی اور غرور و تکبر سے کام نہیں ی ۔(۱)

اا۔صبر کے سلسلہ میں بھی آپ . سے ممتاز ہیں۔آپ نے شوریٰ کے روز اپنا حق ضائع ہو جانے پ صبر کر کے احتجاج کیا۔(۲)

ابو طفیل عامر ابن واثلہ سے روا ی ہے کہ شوریٰ کے روز دروازے پ تھا۔میں نے سنا کہ ا ر سے آواز بلند ہو رہی ہے۔پھر میں نے حضرت علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا:

عربی ص ۲۲

لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی . کہ ا کی قسم میں اس امر خلافت کا ان سے ز ی دہ حقدار اور لائق تھا۔میں اس خوف سے خاموش رہ ی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ دو ر ہ اپنے کفر کی طرف

۱۔ القصص:۸۳

۲۔ المناقب لابن شھر آشوب۲:۱۰۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

واپس ہوجا اور تلوار سے ا دوسرے کی د پھر مارنے لگیں۔

اس کے بعد لوگوں نے عمر کی بیعت کی۔ اس وقت بھی ا کی قسم! میں اس امر خلافت کے لئے اس سے بہتر اور اس سے زیدہ حقدار تھا لیکن پھر میں اسی خوف سے خاموش رہ کہ کہیں لوگ دو رہ کفر کی طرف پلٹ کر ا دوسرے کی دنوں تلوار سے حملہ آور نہ ہوجا ۔

اب تم پھر چاہتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو لیکن اب میں خاموش نہیں بیٹھوں گا۔ عمر نے مجھے ان پ لوگوں میں سے چھٹا قرار د۔ وہ میرے ان پ کسی فضیلت کا قائل نہیں ہوا اور نہ ان کے درمیان میرا تعارف کرا اس کی میں ہم . ا. ہیں۔ ا کی قسم! ا میں بولنا چاہوں تو نہ کوئی عرب، عجم مجھ سے ت کر سکے گا اور نہ کوئی مسلمان کوئی کافر مجھ سے ت کرنے کی ب لا سکے گا۔ ا میں ان کے صفات و خصوصیات وں تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔

اس کے بعد آپ نے فرما:

اے پ نچوں لوگ! میں تمہیں ا کی قسم دیتا ہوں! بتاؤ کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی اور ہے جو اللہ کے رسولؐ کا بھائی ہے۔ . نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرما: کیا میرے علاوہ تم میں کسی کے چچا حمزہ ابن عبدالمطلب کی طرح ہیں جو اللہ کے شیر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور اللہ کے رسولؐ کے شیر تھے۔ . نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں میرے علاوہ کسی کے چچازاد میرے چچازاد رسول اسلامؐ کی طرح ہیں؟ . نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر سوال کیا: کیا تم میں میرے علاوہ کسی اور کے بھائی میرے بھائی جعفرؑ کی طرح ہیں جنہیں ئکہ کے ساتھ پ واز کرنے کے لئے دو خوبصورت پ وں سے مزین کیا ـ ہے۔ . نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے کہا: کیا تم میں سے کسی کی زوجہ میری زوجہ ۔ رسولؐ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی طرح ہے جو اس امت کی عورتوں کی سردار ہیں؟ . نے کہا: نہیں۔ کیا تم میں میرے علاوہ کسی اور کے دو ٹے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرح ہیں جو رسول اسلامؐ کے فرز ہوں؟ . نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے مجھ سے پہلے کسی مشرک کو قتل کیا ہے؟ . نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے مجھ سے پہلے وحدا وردگار کی گواہی دی ہو؟ . نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے او عالم نے جس کی مودت اور محبت کا حکم دیا ہو؟ . نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی اور ہے جس نے میرے علاوہ مجھ سے پہلے رسول اسلامؐ کو غسل دیا ہو؟ . نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جو مسجد ی میں رہتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہواوراس میں سے حا ۔ جنا ۔ میں گذرسکتا ہو؟ ۔ نے کہا: نہیں۔آپ نے پھر پوچھا: کیاتم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس کے لئے ڈوبنے کے بعددو ۔رہ سورج پلٹ آ ۔ہو ۔کہ وہ ز اداکرسکے۔ ۔ نے کہا:نہیں۔آپ نے پھر پوچھا: کیاتم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس کے لئے یہ واقعہ پیش آ ۔ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کے پ ۔س مرغ لا ۔ ۔ ۔آپ کو وہ اچھا لگا: آپ نے دعا فرمائی: معبود! اس وقت اسے بھیج جو تیری مخلوقات میں تجھے ۔ سے ز ۔دہ محبوب ہو۔ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کھانے میں شر ۔ ہو۔اس وقت میں رسول اسلامؐ کی ۔ مت میں پہنچا اورآپ کے ساتھ اس کھانے میں شر ۔ ہوا۔ ۔ کہ مجھے پیغمبر اسلامؐ کی اس دعا کے ۔رے میں کچھ بھی نہیں معلوم تھا۔ ۔ میں آپ کی ۔ مت میں پہنچا تو آپ نے فرما ۔: اے میرے پ ۔وردگار! میرے پ ۔س بھیج دے اے پ ۔وردگار میرے پ ۔س بھیج دے۔ ۔ نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیاتم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس نے ۔ سے ز ۔دہ مشرکین کوقتل کیا اور ہر مشکل گھڑی میں رسول اسلامؐ کے ساتھ رہا ہو۔ ۔ نے کہا: نہیں۔آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی ہے جس کے ذریعہ رسول اسلامؐ نے ۔ سے ز ۔دہ مستغنی ہونے کا احساس کیا ہو۔ ۔ میں ان کے بستر پ ۔ ٹ ۔ اور ان پ ۔ اپنی جان قر ۔ن کرنے اوران کی حفاظت کے لئے اپنا خون

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بہانے کے لئے تیار تھا۔ نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے میرے اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے علاوہ کوئی اور ہے جو خمس کا حقدار ہو؟ نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس کا نور کامل و آسمان کی بلندیوں سے ہو؟ نے کہا: نہیں۔ یہاں پ آپ نے فرمایا: اور اس کے رے میں فات ذا القربیٰ حقہ (اقر ءکو ان کا حق دیـ کرو) (۱) زل ہوا ہے۔ نے کہا: ا کی قسم! ہرَ نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس نے اللہ کے رسولؐ نے سولہ مرتبہ نجویٰ (رازدارانہ گفتگو) کی۔ یہ آیـ زل ہوئی:

یـ ایہا الذین آمنوا اذا جیتم الرسول فقدموا بین یـ ی نجواکم صدقۃ۔ اے ایمان والو۔ رسولؐ سے نجویٰ کر چاہو تو نجویٰ سے پہلے صدقہ دے کر آؤ۔ (۲) نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جس نے رسول اسلامؐ کی وفات کے بعد آپ کی چشم مبارک کو بند کرنے کا شرف حاصل رہا ہو۔ نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم میں

۱۔ الروم: ۳۸

۲۔ المجادلۃ: ۱۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پ س رہا ہو اور ان کے جسم کو آغوش قبر میں ا ۔ را ہو۔ . نے کہا: سے میرے علاوہ کوئی اور ہے جو . سے آ ۔ رسول اسلامؐ کے نہیں۔(۱)

صرف آپ ہی وہ ذات . . ۔ ہیں جس نے ان تمام فضائل وکمالات کے . وجو ۔ ا کے لئے اپنے حق سے صبر کیا اور صرف ۔ ا کے لئے مسلمانوں میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہونے د ی۔آپ نے اپنے صبر و استقامت سے مسلمانوں کو دو . رہ کفر کی د میں واپس جا کرا دوسرے کے خون کا پیاسا ہونے سے بچا لیا۔ یہ صبر . سے بہتر مواقع میں سے ہے اور اس کا ا . وثواب بغیر کسی احسان اور منت کے لامحدود ہے۔

۱۲۔حضرت علیؑ کا حکم اور . د . ری

آپ دوسروں کی غلطیوں اور لغزشوں کے سلسلہ میں . سے زیـ دہ حلم و . د . ری سے کام یـ والے اور دوسروں کی . ائیوں اور کو ۔ ہیوں سے . سے زیـ دہ چشم پوشی کرنے والے تھے۔آپ لوگوں کی جہا ۔ کے مقابلے میں تحمل سے کام یـ ۔ تھے اور حلم و . د . ری کا ا یـ جیتا جا ۔ ۔ نمونہ تھے۔پیغمبر اسلامؐ نے سچ فرمایـ تھا

۱۔ فرائد السمطین ۱:۳۱۹رقم ۲۵۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہ اَ حلم اور . د. ری کوئی ا ن ہوتو وہ علی ابن ابی طا . ہوتے۔(۱)

۔ ریخ میں ملتا ہے کہ جمل کے میدان میں . ً کے دوران مروان ابن حکم پ غلبہ حاصل کرلیا جوآپ کا . سے .ڑا دشمن تھااورآپ سے . سے زیدہ بغض وحسدر ٔ والا تھا۔آپ نے اس کی خباثتوں کے . جود چشم پوشی کی۔

عبداللہ ابن زبیر آپ کو کھلم کھلا . ا بھلا کہتا تھا۔اس نے بصرہ کی . ً کے ای م میں خطبہ دی کہ تمہارے پ س پست عنصر آ ی ہے اور حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ زبیر ہم اہل بیتؑ میں سے تھے . ۔ ان کے یہاں عبداللہ جوان نہیں ہوا تھا۔حضرت علی علیہ السلام نے . ً جمل میں اس پ غلبہ لیا اور اسیر کرلیا لیکن بعد میں اس کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے اسے چھوڑ دی اور اس سے کہا: جا اب میں تجھے ادھر نہ دیکھوں۔اس کے علاوہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔(۲)

۱۔ المصدر السابق ۲:۶۸ رقم ۳۹۲

۲۔ شرح النھج لابن أبی الحد ی ۱:۲۲۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوسرا امر

وہ آیت جو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور آپ کے علاوہ دوسرے کسی کے بارے میں نازل نہیں ہو

اس حصہ میں ہم بعض آیتوں کا تذکرہ کریں گے جو صرف حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور ان کی رو سے حضرت علی علیہ السلام کا تمام صحابہ سے افضل و برتر ہونا ثابت ہوتا ہے البتہ یہاں پر ہم جن آیت کا تذکرہ کررہے ہیں صرف یہی چند آیتیں نہیں ہیں جو آپ کی افضلیت و برتری کو بیان کرنے کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ اس لئے کہ اگر تمام آیتوں کو بیان کیا جائے تو ایک مستقل بحث ہوگی جس کے لئے ایک مستقل کتاب درکار ہوگی لہٰذا صرف وہ آیتیں ہی ذکر کی جا رہی ہیں جن کا مصداق ہونے کے سلسلے میں حضرت علی علیہ السلام کو انفرادیت اور امتیاز حاصل ہے اور کوئی دوسرا ان کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ یہ آیتیں تمام صحابہ پر حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت اور برتری کو ثابت کرتی ہیں اور یہیں سے قرآن مجید اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان رابطے کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گہرائی کا ا ازہ ہو ہے۔ وہ آیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ابن عباس سے روای ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمای کہ قرآن مجید میں او عالم نے کوئی ایسی آی زل نہیں فرمائی جس میں یا ایہا الذین آمنوا ہو یہ کہ اس کے راس ور اور امیر حضرت علی علیہ السلام ہیں۔(۱)

۲۔ ابن عباس سے یہ بھی روای ہے کہ آیۂ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ ا الا المودۃ فی القربیٰ (۲) زل ہوئی تو پیغمبر اسلامؐ سے سوال کیا کہ آپ کے قرا دار کون ہیں جن کی محبت قرآن مجید میں وا قرار دی گئی ہے۔ آپ نے فرمای: علی و فاطمہ اور ان دونوں کے فرز ۔ اس آیۂ کریمہ کی بنا پ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کر تمام صحابہ پ وا ہے۔(۳)

۳۔ او عالم کے ارشاد امی

(۴)

۱۔ النور المشتعل من کتاب (ما ل فی القرآن فی علی) للحافظ أحمد بن عبداللہ الأصبھانی:۲۶

۲۔ الشوریٰ:۲۳

۳۔ خصائص الوحی المبین لابن بطریق:۸۱

۴۔ طہ:۲۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے . رے میں ابن عباس سے روا. ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی ابی طا . علیہ السلام کے د مبارک اور میرے ہاتھ کو پکڑا، ہم لوگ اس وقت مکہ میں تھے، آپ نے چار رکعت ز ادا فرمائی پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرکے ارشاد فرما.:

. رالٰہا! یہ دعا تجھ سے موسیٰ ابن عمران کی تھی اب میں محمد تیرا نبی تیری . رگاہ میں د دعا بلند کئے ہوئے سوال کر رہا ہوں کہ میرے سینہ کو کشادہ فرمادے اور میری ز. ن کی َ ہیں کھول دے کہ لوگ میری . ت کو سمجھنے لگیں اور میرے اہل میں سے میرے لئے علی ابن ابی طا . کو وز. قرار دے، ان کے ذریعہ میری کمر کو مضبوط کر دے اور انہیں میرے امر میں شر. قرار دے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ ا. منادی ا دے رہا تھا: اے محمدؐ! میں نے تمہاری دعا مستجاب کردی اور جو تم نے مانگا تھا وہ تمہیں دے د.۔(۱)

۴۔ اوز عالم نے ارشاد فرما.:

۱۔ خصائص الوحی المبین لابن بطریق:۲۴۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمہارا ولی صرف اللہ، رسول اور وہ صاحبان ایمان ہیں جو
ز قائم کرتے ہیں اور حا ۔ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔(۱)

قرآن مجید میں تمام صحابہ پ حضرت علی علیہ السلام کی
افضلیت اور ۔ ی ۔ ۔ کرنے کے لئے اسی آیہٴ کریمہ پ اعتماد کیا
جا سکتا ہے اس طرح کہ اس میں صرف ا خاص عمل اور کردار کو
موضوع بنا ۔ ہے اور ساتھ ساتھ یہ صرا ۔ بھی ہے کہ علی علیہ
السلام مومنین کے ولی اور سر پ ۔ ہیں۔

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ آیہٴ کریمہ حضرت علی ابن
ابی طا ۔ علیہ السلام کے ۔ رے میں ۔ زل ہوئی ہے۔ ۔ آپ
نے صحابہٴ کرام کے سامنے عین حا ۔ زمیں ا مسکین سائل کو
اپنی انگوٹھی فرمائی۔

زمخشری نے ۔ او عالم کے اس قول وہم راکعون کے
۔ رے میں کہا ہے کہ کہا جا ۔ ہے کہ یہ (عربی امر کے اعتبار سے)
اپنے سے پہلے والے جملہ ویوتون الزکوٰۃ کا حال واقع ہے یعنی اس
جملہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ زمیں رکوع کی حا ۔ میں زکوٰۃ دیتے
ہیں۔

زمخشری مزی کہتے ہیں کہ یہ آیہٴ کریمہ حضرت علی کرم اللہ و

۱۔ المائدۃ: ۵۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی شان میں ․زل ہوئی ہے․ ․ ای سائل نے سوال کیا اور آپ نے زمیں رکوع کی حا ۔ میں اپنی انگوٹھی اس کی طرف ․ڑھا دی گو․ وہ انگوٹھی آپ کی انگلی میں ڈھیلی تھی ’کانہ مرجاً‘‘ لٰہذا اسے ا․ رنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کہ ا․ رنے سے ․ ز ․طل ہو جانے کا خطرہ ہو․۔(۱)

اَ آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ یہ آیۂ کریمہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں کس طرح ہوسکتی ہے․ ․ کہ صیغہ جمع کا استعمال ہوا ہے تو اس کا جواب ہم یوں دیں گے کہ لفظ جمع لا․ ․ ․ ہے اور یہ عمل ا․ شخص نے ا․م دی․ ہے جس کی شان میں یہ آ․ ․ ․زل ہوئی ہے اور ایسا اس لئے کہا ․ ․ کہ دوسرے لوگوں میں بھی اس طرح کے ایثار وقر․نی کا ․ ․ہ پیدا ہو اور انہیں بھی اس طرح کا ا․ وثواب حاصل ہو اور یہ ․ ․ ہو جائے کہ مومنین کی عبادت ایسی ہونی چاہیئے کہ ان میں نیکیاں ا․م دے کرا․م حاصل کرنے کے تئیں شد․ رغبت (حرص) ․․ جا․ اور وہ دوسرے کے ساتھ حسن سلوک اور فقراء و مساکین کی امداد میں ․ڑھ ․ڑھ کر حصہ ․ ․ ہیں یہاں ․ کہ اَ وہ کسی ایسے کام میں مصروف ہیں جس میں ․ خیر نہیں کی جاسکتی جیسے ․ ز ․ڑھ رہے ہوں ․ ․ بھی اس کار خیر کو ․ ز ختم

۱۔ کأنہ کان مرجاً، أی قلقاً غیر․ ․ ․

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہونے بھی نہیں لتے۔(۱)

۵۔ او عالم نے فرمایا:

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ...

اے رسولؐ پہنچا دیجئے وہ امر جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا جا چکا ہے۔(۲)

تمام ائمہ تفسیر و حدیث نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ یہ آیۂ کریمہ غدیر کے دن حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت اور برتری کو ثابت کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔ رسول اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اعلان فرمایا:

۱۔ الکشاف للزمخشری ۱:۶۴۸ و تفسیر ابن جریر الطبری ۶:۱۸۶، والسیوطی فی الدر المنثور فی ذیل تفسیر قولہ تعالی: (انما ولیکم اللہ و رسولہ) فی سورۃ المائدۃ قال: واخرج الخطیب فی المتفق عن ابن عباس قال: تصدق علی علیہ السلام بخاتمہ وھو راکع، فقال النبیؐ للسائل: من اعطاک الخاتم؟ قال ذاک الراکع، فانزل اللہ (انما ولیکم اللہ و رسولہ)۔

۲۔ المائدۃ: ۶۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں۔ ر الہا!
اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے، اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی کرے اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے اور اس کو چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے۔(۱)

اس قرآنی دلیل کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کا اس عظیم شرف پ فا ٔ کیا جا یہ ث . ۔ کرت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلامؐ کے بعد تمام صحابہ سے افضل و . ۔ ہیں۔

۶۔ ٔ او ٔ عالم کا ارشاد ہے:

(۲)

اللہ کا بس یہ ارادہ ہے کہ تم سے ہر طرح کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا طیب و طاہر رکھے جیسا طیب و طاہر ٔ کا حق ہے۔

۱۔ أ ٔ ج ذلک متوا ۔ أ أئمة التفسیر والحد ۔ ث والتاریخ، وکذا تواتر ٔ ول الآیة الکریمة فی یوم الغد ۔، وخطبة النبی فی هذا الیوم، بمحضر من مائة ألف أو ۔ ۔ ون ونقلوا احتجاج أهل ا ، وکثیر من الصحابة، فنقتصر ۔ طلباً للاختصار ۔ علی ذکر أقل القلیل من تلک المصادر منها شواهد التنزیل ۱:۱۸۷ والدر المنثور ۲:۲۹۸ وفتح القد ۔ ۳:۵۷ وروح المعانی ۶:۱۶۸ والمنار ۶:۴۶۳ وتفسیر الطبر ی ۶:۱۹۸ والصواعق المحرقة: ۷۵

۲۔ ا ٔ اب: ۳۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس آیۂ کریمہ نے · او· عالم کے ارادہ کو اہل .ی. علیہم السلام سے ہر طرح کے رجس کو دور ر · اور انہیں ہر طرح سے طیب و طاہر ر · میں منحصر قرار د.ی ہے البتہ یہ ارادہ اہل .ی. علیہم السلام سے متعلق امور کے سلسلہ میں ہے ورنہ تشریع (شرعی قانون سازی) اور تخلیق کے مرحلہ میں اس کے بہت سے د ارادے ہیں۔ اس آ.ی. کا مطلب یہ ہوگا کہ رجس کو دور ر · اور طیب و طاہر ر · کا ارادہ صرف اہل .ی. رسا . سے مخصوص ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کے لئے · او· عالم کا ایسا ارادہ ہر · نہیں ہے۔ اس طرح اس آیۂ کریمہ کے معنی یہ ہوں گے کہ اے اہل بیتؑ! تم ہی وہ لوگ ہو جن کے . رے میں · ا کا صرف یہ ارادہ ہے کہ تمہیں ہر طرح کے رجس اور کثافت سے دور رکھے لہٰذا · ا کا یہ ارادہ بھی ارادۂ تکوینی یعنی ا د اور تخلیق کے مرحلے میں ہوگا اس لئے کہ . ائیوں سے بچانے کے سلسلہ میں اس کا تشریعی اور قانونی ارادہ تمام افراد بشر کے لئے ہے اس سے کوئی قوم کوئی گھرانہ . کوئی فرد مخصوص نہیں ہے۔ تشریعی ارادہ کا پورا ہو· . لکل ایسے ہی ہے جیسے · او· عالم چاہتا ہے کہ . اس کے عبادت گذار اور نیک بندے بنیں لیکن لوگ اپنے اپنے اعتبار سے . غی اور گنہگار بن کر اس کا ارادہ پورا نہیں ہونے دیتے . . کہ ارادۂ تکوینی میں ایسا ہر · نہیں ہوسکتا جو اس نے ارادہ کیا ہے وہ بہرحال پورا ہوگا لہٰذا اہل .ی. ..

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اطہار علیہم السلام کے رجس و کثافت (غلطیوں اور َ ٠ ہوں) سے پ کیزہ ر ٠ کا ارادہ بغیر پورا ہوئے نہیں رہ سکتا۔ وہ ذوات مقدسہ ہر طرح کے َ ٠ ہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے ِ لکل محفوظ اور معصوم ہیں اور یہ ِ ت گذشتہ د جملوں پ توجہ دئے بغیر صرف اسی جملے سے واضح ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ اس آیۂ کریمہ میں اہل ِ یۃ کے یعنی اہل ِ ی وی و ت جو ِ کے ِ پ کیزہ اور طیب و طاہر ہیں یعنی خود نبی اکرم، علی مرتضیٰ، فاطمہ زہرا، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے ِ رے میں ٠ زل ہونے کے سلسلے میں بہت سی روا ی ت وارد ہوئی ہیں جن کی تعداد تقریباً ٧٠ پہنچتی ہے۔ یہ روا ی ت کسی ا ی فرقہ سے مخصوص نہیں بلکہ انہیں فریقین نے کیا ہے۔ اَ ان روا ی ت پ ان اسناد کے ساتھ اور اس کثرت سے کئے جانے کے بعد بھی عمل نہیں کیا جا سکتا پھر ان کے علاوہ کون سی حد ث ہو گی جس پ بھروسہ کیا جا سکے گا۔

یہ روا ی ت جسے شیعوں نے اپنے سلسلۂ اسناد سے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام امام زین العا ِ ین علی ابن الحسین، امام محمد ابن علی الباقر جعفر ابن محمد اور علی ابن موسیٰ علیہم السلام نیز ام سلمہ، ابوذر، ابو لیلیٰ، ابو الاسود دو عمرو ابن میمون الاودی، سعد ابن ابی وقاص سے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اہل ٠ ـ نے اپنی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسناد کے ساتھ ام سلمہ، عائشہ، ابوسعید ری، سعد، وائلہ ابن اصقع، ابوالحمراء، ابن عباس، نبی اکرمؐ کے غلام ثو ن، عبداللہ ابن جعفر ابن ابی طا اور حسن ابن علی علیہ السلام سے کیا ہے۔

یہ روایت کے دلا کرتی ہیں کہ یہ آیۂ کریمہ پنجتن ک کے رے میں زل ہوئی ہے جن سے مراد رسول اسلامؐ، ان کے چچازاد بھائی علی ابن ابی طا، رسول اسلامؐ کی لخت جگر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کے دونوں نواسے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور اہل یہ سے مراد ہر نہیں ہے۔(۱)

عبداللہ ابن احمد ابن نے اپنی مسند میں اپنے پ سے انہوں نے ابوعمار شداد سے کیا ہے کہ اس کا بیان ہے کہ میں واثلہ ابن اصقع کے س پہنچا۔ وہاں کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے جو علی علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے۔ وہ لوگ اٹھ کر جانے لگے تو انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں اس چیز سے جو میں نے رسول اسلامؐ سے دیکھی ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں! لکل بیان کیجئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ا دن فاطمہؑ کے گھر حاضر ہوا۔ میں نے حضرت علی علیہ السلام کے رے میں پوچھا تو انہوں

۱۔ راجع الامامۃ والولایۃ لجمع من العلماء:۱۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نے فرمایا: رسول اسلامؐ کے پ س گئے ہیں۔ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا یہاں ت کہ رسول اسلامؐ تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ حضرت علی، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام تھے۔ وہ دونوں رسول اسلامؐ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ وہ . کے . . . گھر کے ا ر تشریف لائے تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بھی قر . بلا یا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا د یا اور امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو اپنی آغوش میں بٹھا یا پھر ان . پ ا یا کپڑا یا چادر اڑھائی اور اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ ا یید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل ا ویطہرکم تطہیراً اور اس کے بعد فرمایا: اللھم ہٰؤلاء اہل ی واہل ی احق۔ ر الٰہا! یہ میرے اہل ب ت ہیں اور اہل ب ت ز د ہ حقدار ہیں۔(۱)

۱۔ مسند أحمد ۴:۱۰۷، أجمع المفسرون علی ·ول آیۃ التطہیر فی فضل (أصحاب الکساء) فی ب ت أم سلمۃ وروی متوا" أ عن أئمۃ أھل ا ، وکثیر من الصحابۃ، وھذا انموذج من مصادرہ: الحافظ الکبیر، الحنفی المعروف لحکم الحکانی فی شواھد التنزیل ۲: ۱۰۔۱۹۲ بعدۃ أسا ، والحافظ جلال الدین السیوطی فی الدر المنثور ۵: ۱۹۸ بطرق، وکذا الطحاوی فی مشکل الآ ث ر ا: ۲۳۸۔۳۳۲ والحافظ الھیثمی فی مجمع الزوا ٔ ۹: ۱۲۱ و۱۴۶ و۱۶۹ و۱۷۲ وأحمد بن . فی مسندہ ا: ۲۳۳ و۴: ۱۰۷ وابن حجر فی الصواعق: ۸۵ والطبر ی فی تفسیرہ ۲۲: ۵ و۶ و۷ وابن الأثیر فی اسد الغابۃ ۴: ۲۹ والنسائی فی خصائصہ ۴:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور اس طرح حضرت علی علیہ السلام کے لئے عصمت کبریٰ کا عظیم ملکہ ۔۔ ہو جاتا ہے جو روئے زمین پ پیغمبر اسلامؐ کے بعد تمام صحابہ سے افضل ہونے کی واضح دلیل ہے۔

۷۔ اوٗ عالم کا ارشاد فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ع ابنائنا وابنائکم و ئنا و ئکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین

اب جو تم سے علم و یقین آ جانے کے بعد بھی حجت کرے تو اس سے کہہ دو کہ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا ، تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلا ، تم اپنے نفسوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلا اور پھر ہم دونوں مباہلہ کریں اور جھوٹوں پ ا کی لعنت کریں۔(۱)

اس امر میں بیٹوں، عورتوں اور نفسوں کو بلانے کا حکم ۔ وجود اس کے کہ جمع کے صیغہ کے ساتھ آ یا ہے جس پ عمل کا تقاضا تھا کہ ہر ا میں سے کم از کم تین افراد ہوں ۔ کہ جمع کا صیغہ صادق آ سکے لیکن صحیح احادیث اور رتخ کے مطابق اس امر پ عمل کرنے کے لئے جنہیں لے کر گئے تھے وہ تین تین لوگ نہیں تھے بلکہ ان میں بیٹی کی جگہ صرف جناب فاطمہ زہراؑ، کی جگہ حضرت علیؑ اور بیٹوں

۱۔ آل عمران:۶۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی جگہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا جس کا مطلب صرف یہ ہوسکتا ہے کہ ان عناوین کے مصادیق میں ان ذوات مقدسہ کے علاوہ اور کوئی ہر َ نہیں تھا لہٰذا یہ آیۂ کریمہ پیغمبر اسلامؐ کے عمل کے اعتبار سے اس بات پر دلا ت کرتی ہے کہ یہی صالحین کی وہ جما ت تھی جو آپ کے ساتھ مباہلہ میں شر ی ہوسکتی تھی۔ اور یہی ان کے نزد ی تمام مخلوقات الٰہی میں سے زیادہ محبوب اور سے زیادہ عزیز تھے اور تمام خاص لوگوں میں آپ کے سے خاص افراد تھے اور یہ تمام صفات وکمالات ان کے لئے قابل فخر اور صا فضیلت ہونے کے لئے کافی ہیں۔

اس کی مزید اس بات سے ہوتی ہے کہ اس وقت آپ کی ازواج کی صورت میں متعدد عورتیں موجود تھیں لیکن آپ اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے علاوہ کسی اور کو نہیں لے گئے۔ کیا اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے کہ آپ پیغمبر اسلامؐ کے لئے کتنی خاص تھیں اور وہ اور عالم ان کی قربت اور اس کی میں ان کے صا عزت وکرامت ہونے کی وجہ سے وہ ان سے کتنی محبت کرتے تھے۔

اسی طرح کا عنوان صرف حضرت علی علیہ السلام پر صادق آتا ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کا نام اس میں شامل نہیں ہو سکتا جو آپ کے سے بڑے صا فضیلت اور مخصوص

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خصوصیات کے حامل ہونے پر دلالت کرتی ہے یعنی صرف حضرت علیؑ ہی پیغمبر اسلامؐ کے نفس کی منزل میں ہیں (۱) جس کی فریقین (شیعہ اور سنی) دونوں راویوں کی اس روایت کے ذریعہ ہوتی ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام سے آپ نے فرمایا:

انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ اے علیؑ! تمہاری نسبت میرے لئے بالکل وہی ہے جو موسیٰ سے ہارون کو تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا:

انت منی وانا منک اے علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ (۲)

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے شوریٰ میں اپنی اسی فضیلت کو دلیل کے طور پر پیش فرمایا اور وہاں موجود تمام افراد نے اس کا اعتراف کیا اور ان میں سے کوئی بھی آپ کی طرف سے

۱۔ التفسیر الکبیر، للفخر الرازی ۸: ۸۱، تفسیر الآیۃ ۶۱ من سورۃ آل عمران، المسئلۃ الخامسۃ

۲۔ قد انھی البحرانی الروایات الواردۃ عن النبی والمشتملۃ علی ھذہ العبارۃ من طرق السنۃ الی مائۃ حدیث ومن طرق الشیعۃ الی سبعین حدیثاً، فراجع غایۃ المرام: ۱۰۹۔۱۵۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کئے جانے والے فضیلت کے دعووں کا انکار نہیں کر سکا اور یہ بات وضاحت کی اس منزل تک پہنچ گئی کہ ابن تیمیہ جیسی فرد بھی اس کا انکار نہیں کر سکی۔ اس نے یہ کہتے ہوئے اس حدیث کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا کہ اس آیۂ کریمہ میں رسولؐ سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔(۱) اگرچہ ابن تیمیہ نے آپ کے بارے میں اس آیت کے نازل ہونے کا معیار صرف قرابت اور رشتہ داری کو قرار دیا ہے اور جب اس نے یہ محسوس کیا کہ اس کی یہ دلیل خود پیغمبر اسلامؐ کے چچا جناب عباسؓ کے سلسلے میں ٹوٹ رہی ہے اس لئے کہ چچا بھتیجے کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے تو اس نے حاشیہ لگایا کہ عباس چونکہ اسلام لانے میں سبقت رکھنے والے نہیں تھے اور ان میں رسول اسلامؐ کی نسبت میں حضرت علی علیہ السلام کی طرح کوئی خصوصیت نہیں تھی تو مجبوراً اسے یہ اعتراف کرنا پڑا کہ حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر اکرمؐ کے نفس کی منزل میں قرار پانے کا معیار صرف قرابت داری نہیں تھی (۲) بلکہ اسلام میں سبقت اور نبی اکرمؐ سے آپ کی خصوصی نسبت کی بناپر آپ کا انتخاب کیا گیا۔ البتہ سوچنے کی بات یہ ہے نبی اکرمؐ سے آپ کی خصوصی نسبت کی وجہ کیا ہے۔

۱۔ خصائص أمیر المومنین للنسائی: ۸۸

۲۔ سنن الترمذی ۵: ۵۹۶، حدیث ۳۷۲۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا ۔ اوٗ عالم سے آپ کے ز یدہ قر یب ہونے اور
دوسروں کے مقابلہ میں ز یدہ صا ۔ فضیلت ہونے کے علاوہ کوئی
اور وجہ بھی ہوسکتی ہے۔(۱) اسی طرح ۔ اوٗ عالم کا یہ قول (۔ ع
ابناء۔) اس ۔ت کی طرف اشارہ ہے کہ مباہلہ کی دعوت میں آپ
کے علاوہ دوسروں کی بھی گنجائش تھی اسی لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا
ہے۔ ۔ کہ اصل بحث پیغمبر اسلامؐ سے تھی جیسا کہ آیۂ کریمہ
میں ارشاد ہوا ہے:

یہی وہ ۔ ہے جس کا قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ
(۲)
ان کے ساتھ گواہ بھی ہے۔ اسی طرح یہ ارشاد (قل ہٰذہٖ
سبیلی ادعواوا۔ من اتبعنی) یہ ہمارا راستہ ہے اور میں بصیرت کے
ساتھ اللہ کی طرف بلا رہا ہوں۔(۳)

۱۔ منہاج السنۃ ابن تیمیۃ ۴:۳۳، البرہان التاسع

۲۔ ہود:۱۷

۳۔ یوسف:۱۰۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جیسا کہ اس سلسلے میں وارد ہونے والی روایت بھی اس طرف اشارہ کرتی ہیں جو اس ۔ت کا تقاضا کرتی ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کی جا۔ سے حضرت علی علیہ السلام کے ۔رے میں یہ مشہور حد۔ ارشاد فرمائی جائے: ا۔ منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ. اے علیؑ تمہاری نسبت میرے لئے ۔لکل وہی ہے جو ہارون کی نسبت موسیٰ سے تھی۔

اسی ۔ ۔او۔ عالم کا یہ ارشاد امی بھی دلا۔ کرتا ہے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ آؤ ہم جھوٹوں ۔ ۔او۔ عالم کی جا۔ سے لعنت کریں۔ یہاں ۔ کاذب سے مراد ہر طرح کا جھوٹ بولنے والا نہیں تھا بلکہ مباہلہ اور بحث ومباحثہ میں دونوں طرف کے افراد میں سے کسی ا۔ طرف کا جھوٹ ہو۔ مراد تھا جیسا کہ ظاہر ہے دونوں طرف ایسا دعویٰ کرنے والے ا۔ سے ز۔دہ افراد تھے ورنہ کہنا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم دونوں اس ۔ لعنت کریں جو کاذب ہو کہ اس طرح یہاں ۔ کاذب سے مراد صرف ا۔ شخص بھی ہوسکتا تھا۔

ہماری اس گفتگو سے یہ واضح ہو جا۔ ہے کہ نبی اکرمؐ کے ساتھ مباہلہ میں آپ کی جا۔ سے پیش کئے جانے والے دعوے میں وہ تمام افراد شر۔ تھے جو مباہلے کے لئے آپ کے ساتھ نکلے تھے اور چو۔ یہ بحث وگفتگو اور مباہلہ نبی اکرمؐ اور ۔ری ان کے درمیان صرف ا۔ دعویٰ نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ اسلام کی طرف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دعوت تھی اور مباہلہ میں آنے کا مقصد بھی اسی دعوے کو سچا ثابت کرنا تھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ساتھ آنے والے افراد جھوٹوں پر اور عالم کی لعنت کے دعویٰ کے علاوہ اسلام کی طرف دعوت دینے میں بھی شریک تھے۔

آیۂ مباہلہ کے بارے میں صحابہ کرام سے وارد ہونے والی روایت کی تعداد بہت زیادہ ہے جیسے جابر ابن عبداللہ انصاری، براء ابن عازب، انس ابن مالک، عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن ابن عوف، طلحہ وزبیر، سعد ابن ابی وقاص، عبداللہ ابن عباس، پیغمبر اسلامؐ کا غلام ابی رابع وغیرہ اس واقعہ مباہلہ کے راوی قرار پائے ہیں۔ اس کے علاوہ تابعین کی ایک جماعت نے بھی یہ روایت نقل کی ہے جیسے سدی، شعبی، کلبی، ابی صالح۔ اسی طرح محدثین ومورخین اور مفسرین نے اسے اپنے مجموعوں میں ذکر کیا ہے جیسے مسلم، ترمذی، طبری، ابوالفداء، سیوطی، زمخشری اور فخر رازی نے ان روایت کو ذکر کرکے ان کے صحیح ہونے کی گواہی دی ہے۔(۱)

جابر نے بیان کیا ہے کہ انہیں ذوات مقدسہ کے بارے میں ندع ابنائنا وابنائکم نازل ہوئی ہے اور اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ انفسنا سے مراد رسول اسلامؐ اور حضرت علیؑ ہیں، ابنائنا سے

ا۔ الامامۃ والولایۃ لجمع من العلماء:۱۳۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مراد امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں اور ئنا سے مراد صدیقۂ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔(۱)

۸۔ اوٗ عالم کا یہ ارشاد

(۲)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال ا م دئے وہ مخلوقات میں . سے بہتر ہیں۔

جا. ابن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ رسول اسلامؐ کے پ س تھے۔ اتنے میں پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ابھی تمہارے پ س میرے بھائی آ گے پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا کہ قسم ہے اس ذات . کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک یہ اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ایمان کے مقابلے میں تم . پ مقدم ہیں اور تم . سے زیدہ عہد کو پورا کرنے والے ہیں اور . سے زیدہ ا کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔ یہ رعایا میں . سے زیدہ ا ف کرنے والے، ان میں . ا. کا

۲۔ غایۃ المرام: ۱۳۰۱الحدیث ۷

۳۔ البینۃ:۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

. ۔ ؤ کرنے والے اور ۔ او ۔ عالم کے ز ۔ ۔ . سے عظیم امتیازات کے حامل ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ آیۂ کریمہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ہم خیر البریہ انہیں کے . رے میں ۔ زل ہوئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ . . پیغمبر اسلامؐ کے اصحاب آپ کو آ ۔ ہوا دیکھتے تھے تو آپس میں کہتے تھے کہ خیر البریہ یعنی مخلوقات میں . سے بہتر آ رہے ہیں۔(۱)

۱۔ ۔ ریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر۴۲:۳۷۱، ۔ جمۃ علی بن أبی طا . علیہ السلام، روی الأعلام عن رسول اللہ بأن (خیر البریۃ) علی وشیعتہ، منھم السیوطی فی الدرالمنثور ۶:۳۷۹، وابن حجر فی الصواعق:۹۶، ۱۵۹، والشوکانی فی فتح القدیر ۵:۴۶۴ والآلوسی فی تفسیرہ ۳۰:۲۰۷، والطبری فی تفسیرہ ۳۰:۱۷۱ والشبلنجی فی نور الأبصار:۱۰۵، والحاکم الحسکانی فی شواھد التنزیل ۲:۳۵۶۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیسرا امر

پیغمبر اسلامؐ کی ... میں عام صرا ... کہ حضرت علی علیہ السلام تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

یہاں پ ہمارا مقصد حضرت علی علیہ السلام کے . رے میں پیغمبر اسلامؐ کی جا. سے وارد ہونے والی تمام روا یت کو بیان کر. نہیں ہے۔

اسی طرح ہم ان تمام روا یت کو بھی ذکر نہیں کر رہے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اسلام کے گہرے تعلقات اور خصوصی لگاؤ پ دلا .. کرتی ہیں جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام وہ الٰہی نمونہ ہیں جنہیں پیغمبر اسلامؐ کے بعد ہدا.. امت کی عظیم ... ین اما.. کو سنبھالنے کے لئے اہل قرار دیا گیا ہے بلکہ ہمارا مقصد روا یت کے صرف ان بعض نمونوں کو پیش کر. ہے جن میں پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے صحابہ پ افضل اور . ... ہونے کو واضح طور پ بیان کیا ہے اور جن کا مقصد صرف افضلیت اور . ... ی کو بیان کر. ہے اور بس۔ وہ بھی کسی خاص مقصد کے لئے نہیں بلکہ صرف آپ کی افضلیت کی اہمیت کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

واضح کرنے کے لئے اس سلسلے میں حضور اکرمؐ حضرت محمد مصطفیؐ کی کوشش تھی کہ امت اسلامی وہ ساری تیں پہنچا دی جا جنہیں او عالم ان کے رے میں بیان کر چاہتا ہے۔ وہ روایت ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں۔

۱۔ حضرت علی علیہ السلام سے روا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے تمام قریش کو جمع کیا اور پھر ارشاد فرما: لا یودی احد عنی دینی الا علی۔ تم میں سے کوئی سوائے حضرت علی علیہ السلام کے میرا قرض ادا نہ کرے۔(۱)

۲۔ عبداللہ سے روا ہے:

ا دن پیغمبر اسلامؐ ام سلمہ کے گھر میں تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹا، پیغمبر اسلامؐ نے دروازہ کھولنے کا حکم د اور ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ دروازہ کھٹکھٹانے والا شخص وہ ہے جو ا اور اس کے رسولؐ سے محبت کر ہے اور حضرت علی علیہ السلام ا ر داخل ہوئے تو رسول اسلامؐ نے فرما: یا ام سلمۃ أ تعریفنہ؟ اے ام سلمہ کیا تم انہیں پہچا ہو؟ ام سلمہ نے عرض کی: ہاں اے رسول اللہؐ! یہ علی ابن ابی طا ہیں۔ آپ نے فرما:

۱۔ ریخ دمشق لابن عساکر ۴۲: ۴۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہاں تم نے سچ فرمایا۔ یہ وہ سید و سردار ہیں جن سے میں
محبت کرتا ہوں، ان کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون
ہے، وہ میرے گھر کی آبرو ہیں۔ سنو اے ام سلمہ اور گواہی دو کہ
میرے بعد یہ عہد توڑنے والے (جمل میں حضرت علیؑ سے جنگ
کرنے والوں) ظلم کرنے والوں (صفین میں حضرت علیؑ سے برسر
پیکار معاویہ اور اس کے ساتھیوں) اور بغاوت کر کے الگ رہ جانے
والوں (خوارج) کو قتل کرنے والے ہیں۔ سنو اے ام سلمہ اور گواہی
دو کہ یہ میرے بعد میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔
سنو اے ام سلمہ اور گواہی دو خدا کی قسم! وہ میری سنت کو
زندہ کرنے والے ہیں۔ سنو اے ام سلمہ اور گواہی دو کہ اگر کوئی بندہ
ہزار سال تک خدا کی عبادت کرے پھر ایک ہزار سال اور عبادت
الہٰی میں مشغول رہے پھر ایک ہزار سال رکن اور مقام ابراہیم کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

درمیان عبادت کرے اور اس کے بعد ا کی رگاہ میں حاضر ہو اور اس کے دل میں حضرت علیؑ اور میری عترت کی دشمنی ہو تو او عالم اس کو منھ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔(۱)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام سے روا ۔ کی گئی ہے کہ آپ نے فرما :

نبی اکرمؐ کے پ س قریش کے کچھ لوگ آئے اور عرض کیا کہ اے محمدؐ! ہم آپ کے پڑوسی اور آپ کے ہم قسم افراد ہیں ہمارے غلام آپ کے پ س آتے ہیں انہیں دین اسلام کی طرف کوئی رغبت اسی طرح فقہ کے رے میں کسی طرح کا رجحان نہیں ہے۔ وہ لوگ ہماری زمین اور ہمارے مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ آئے ہیں۔ انہیں ہمیں واپس کر دیجئے۔ آپ نے ابوبکر سے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔ بیشک یہ لوگ آپ کے پڑوسی اور آپ کے ہم قسم ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کے چہرہ کا ر متغیر ہو ۔ پھر آپ نے عمر سے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ عمر نے بھی کہا: یہ سچ کہتے ہیں۔ بیشک یہ آپ کے پڑوسی اور آپ کے ہم قسم لوگ ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کے چہرہ کا ر اور متغیر ہو ۔ پھر آپ نے فرما :

۲۔ ریخ دمشق لابن عساکر ۴۲: ۴۷۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے جما قریش! ا کی قسم! عنقریب او عالم
تمہاری طرف ا شخص کو بھیجے گا او عالم جس کے پ کیزہ قلب
کے ایمان کا امتحان وہ لے چکا ہے وہ تمہیں دین سے آگاہ کرے گا
کم از کم تم میں سے بعض کو واقف کرائے گا۔

ابوبکر نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا وہ میں ہوں؟
آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ پھر عمر نے عرض کیا: کیا میں وہ شخص ہوں
اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے ان سے بھی فرمایا: لکل نہیں بلکہ وہ
شخص وہ ہے جو اپنی نعلین کی مرمت کرے گا اور آپ نے حضرت علی
علیہ السلام کو اپنی نعلین دی کہ اسے ٹھیک کریں۔(۱)

۴۔ زمخشری نے اپنی اسناد کے ساتھ روا کی ہے پیغمبر
اسلامؐ نے فرمایا کہ فاطمہؑ میرے دل کا نور ان کے دونوں بیٹے
میرے میوۂ دل ان کے شوہر میری آنکھوں کا نور اور ان کی کے
ائمہ معصومین علیہم السلام میرے پروردگار کے اما دار ہیں۔ وہ

۲۔ کرۃ الخواص: ۴۰، المستدرک ۲: ۱۳۷، کنز العمال ۱۳: ۱۲۷، ح
۳۶۴۰۳ شرح معانی الآ ر ۲: ۴۰۸ مناقب ابن شھر آشوب ۲: ۴۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ا اور اس کی مخلوق کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہیں جو ان سے وابستہ رہے گا ت پ ئے گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔(۱)

اس طرح یہ پ کیزہ جما معصومین ان افراد میں سے بہتر ہیں جن سے وابستہ ہوا جاسکتا ہے اس لئے کہ یہ ہدا ی کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں لہٰذا یہ پ کیزہ افراد ان لوگوں سے رجہ اتم بہتر ہوں گے جو ان کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ او عالم اور اس کا رسولؐ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو ان سے وابستہ ہیں نہ کہ ان کے ساتھ جو ان کی مخالفت کرنے والے ہیں اور یہ کو معلوم ہے کہ بعض صحابہ نے صرف ان ذوات مقدسہ کی مخالفت پ اکتفا نہیں کی بلکہ ان کے خلاف کی آگ بھڑکائی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے بعض صحابہ کے رے میں اپنے موقف کی وضا بھی فرمادی ہے جیسا کہ آپ کے مشہور خطبۂ شقشقیہ میں ذکر ہوا ہے۔ اسی طرح ان کے رے میں صد

۱۔ رواہ الزمخشری فی کتابہ المناقب: ۲۱۳ مخطوط، وا جمال الدین الحنفی الموصلی فی درر بحر المناقب: ۱۱۶ مخطوط، والحافظ محمد بن أبی الفوارس فی الأربعین: ۱۴ مخطوط، و احقاق الحق ۴: ۲۲۸ و ۹: ۱۹۸، و رواہ ا سلمیان فی ینابیع المودۃ: ۸۲، والموثق الخوارزمی فی مقتل الحسین: ۵۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا موقف بھی واضح ہے جو آپ نے پیغمبر اسلامؐ کی وفات کے بعد اپنے خطبہ میں بیان کیا ہے . بعض صحابہ کی طرف سے حضرت علی علیہ السلام کی جما ت اور آپ کی خلافت کے اعتراف وعقیدہ کے . عکس آپ کی مخالفت اور دشمنی میں سامنے آئی۔

۵۔ابوسعید ' ری سے روا ۔ ہے کہ ہم لوگ بیٹھے رسول اسلامؐ کا انتظار کررہے تھے۔آپ آئے اور ہمارے ساتھ اپنی بعض ازواج کے گھر کی طرف چلے۔ابوسعید کا بیان ہے کہ ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔آپ کی نعلین ٹوٹ گئی۔حضرت علی علیہ السلام اس کو ٹ کنے کے لئے رک گئے اوران کے ساتھ ہم لوگ چل پ ڑے۔کچھ دور جانے کے بعد آپ رک کر ان کا انتظار کرنے لگے۔ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔اس وقت آپ نے فرمایا:

بیشک تمہاری درمیان ا ۔ ایسا شخص ہے جو قرآن مجید کی ت ویل کے لئے . لکل اسی طرح . کرے گا جس طرح میں نے اس کی تنزیل کے لئے . کی ہے۔

ہم نے اس . ت کو اپنے لئے . ث شرف سمجھا۔ہمارے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

درمیان ابوبکر وعمر بھی تھے(وہ سمجھے کہ اس سے مراد ہم لوگ ہیں)
آپ نے فرمایا: ہرَ بنہیں بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو نعلین ٹ ک
رہا ہے۔

ابوسعید کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت علی علیہ السلام کے
پ س آئے ۔ کہ انہیں اس . ت کی ۃ رت دے دیں۔ یہاں پ دور
طرح سے روا ۔ ہے ا میں ہے کہ ان کا ردعمل ایسا تھا جیسے وہ
اسے پہلے سن چکے ہوں اور دوسری میں ہے کہ انہوں نے اپنا سر بھی
نہیں اٹھا کر دیکھا۔ لگ رہا تھا کہ وہ پہلے یہ سن چکے ہیں۔(۱)

اس طرح کی روا ۔ کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کو
تمام صحابہ پ افضلیت اور . تری حاصل ہے اس لئے کہ رسول
اسلامؐ کے بعد آپ ہی حق کو . ۔ اور استوارر کے اہل اور ذمہ
دار ہیں اور تمام صحابہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں آپ کے
ساتھ رہ کر آپ کا اتباع کریں۔

۶۔ پیغمبر اسلامؐ سے چند طرح کے سلسلۂ اسناد کے ساتھ
روا ۔ ہے کہ

۱۔ مسند أحمد بن . ۳:۸۳، وبنفس المعنی فی حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم ۱:۶۷
، واسد الغابۃ لابن الأثیر ۳:۲۸۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی وسرپ ۔ ہیں نیز مرا قرض علیؑ کے علاوہ اور کوئی ادا نہ کرے۔(۱)

۷۔ دونوں خلیفہ کے . رے میں رسول اسلامؐ کا موقف

حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی کے سلسلہ میں واضح ہو جا ۔ ہے اور اس شادی سے ان دونوں کے بجائے حضرت علی علیہ السلام سے آپ کا خصوصی لگاؤ بھی ظاہر ہو جا ۔ ہے۔عبداللہ ابن . . نے اپنے . پ کے حوالہ سے روا . ۔ کی ہے کہ ابوبکر اور عمر نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے شادی کے لئے رشتہ د . ۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرما . : وہ ابھی کمسن ہیں اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے رشتہ د . تو آپ نے فوراً یہ رشتہ منظور کر کے شادی کر دی۔(۲)

۱۔ مسند أحمد ۴: ۱۶۴ و ۱۶۵ بخمسۃ طرق، وخصائص أمیر المومنین للنسائی: ۱۹ و ۲۰ بطریقین، وصحیح البخاری ۳: ۲۲۹، والصواعق المحرقۃ: ۷۴، کنز العمال، المتقی الھندی ۱۱: ۶۰۷، ح ۳۲۹۳۸، سنن الترمذی ۵: ۵۹۱، ح ۳۷۱۲

۲۔ السنن الکبری، النسائی ۳: ۲۶۵، ح ۵۳۲۹، وصحیح ابن حبان ۱۵: ۳۹۹، موارد الضمان، الھیثمی: ۵۴۹، والمناقب لابن شھر آشوب ۳: ۳۴۵ و . کرۃ الخواص: ۳۰۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۸۔حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ . کے دروازے بند کروانے کا مسئلہ

مسند احمد ابن . میں کئی اسناد کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کے بند ہونے کا حکم د ۔لوگوں میں چہ می گوئیاں شروع ہوگئیں۔جس کے بعد پیغمبر اکرمؐ نے خطبہ د ۔ آپ نے پہلے حمد وثنائے الٰہی فرمائی پھر اپنا تعارف کرا ۔اس کے بعد ارشاد فرما :

میں نے علیؑ کے علاوہ .

کے دروازے بند کرنے کا حکم د تو تمہارے درمیان اس کے رے میں . تیں کرنے والوں نے طرح طرح کی . تیں بنا شروع کردیں۔ . اکی قسم! نہ میں نے کسی دروازہ کو بند کیا ہے اور نہ اسے کھولا ہے ہاں مجھے جو حکم د ہے میں نے اس پر عمل کیا ہے۔(۱)

....

۱۔ القول المسدد فی مسند أحمد:۱۷،شرح نھج البلاغۃ ۹:۱۷۴،کنز العمال ۱۱: ۵۹۸،ح ۳۲۸۷۷،و ۶۱۸،ح ۳۳۰۰۴،فیض القد ۱:۱۲۰،مسند أحمد ۱:۱۷۵ و ۴:۳۶۹،ومستدرک الحاکم ۳:۴،۱۱۶ و ۱۲۵،وخصائص النسائی: ۱۳،وصحیح الترمذی ۲:۳۰۱،والدر المنثور ۶:۱۲۲،والصواعق المحرقۃ ۶:۷۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۹۔حضرت علی علیہ السلام کو بھائی بنا․

ـ ریخ میں ملتا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے لوگوں کو آپس میں ا یـ دوسرے کا بھائی بنایـ لیکن صرف حضرت علی علیہ السلام کو تنہا چھوڑ دیـ اور آپ کو کسی کا بھائی نہیں بنایـ۔ آپ نے پیغمبر اسلامؐ کی ٠ مت میں عرض کیا: یـ رسول اللہؐ! آپ نے اپنے تمام اصحاب کو ایکدوسرے کا بھائی بنایـ لیکن مجھے چھوڑ دیـ۔ آپ نے فرمایـ کہ میں نے تمہیں اپنے لئے چھوڑا ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ اَ تم سے کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں۔ تمہارے بعد جو بھی یہ دعویٰ کرے گا وہ جھوٹ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات ․․ کی جس کے قبضہٴ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں صرف اپنے لئے بچا رکھا ہے۔(۱)

۱۰۔حضرت علی علیہ السلام کی ا ادی فضیلت کے ․ رے میں سعد ابن ابی وقاص سے ہونے والی گفتگو کا خلاصہ اس طرح ہے۔ سعد کہتے ہیں:

ا۔ اسد الغابۃ، ابن الأثیر۴: ۲۹، ـ جمۃ علی بن أبی طا ․ تھذ ․․ الکمال ۵: ۱۲۶، والریـ ض النضرۃ ۲: ۱۶۸، وکنز العمال ۱۳: ۱۴۰، ح ۳۶۴۴۰، والتاج الجامع لأصول ۳: ۳۳۵، ومصا ـ السنۃ ۲: ۱۹۹، و ذخا ٔ العقبی: ۹۲، واسد الغابۃ ۳: ۳۱۷، وخصائص النسائی: ۱۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ٔ ا کی قسم! اَ میرے پ س ان تین فضیلتوں میں سے کوئی
ای فضیلت بھی ہوتی تو میرے لئے د کی ان تمام چیزوں سے
ز ی دہ محبوب ہوتیں جن پ سورج نے اپنی شعاعیں ڈالی ہیں۔ اَ
رسول اسلامؐ نے میرے . رے میں وہ . ت کہی ہوتی جو . ٔ
تبوک سے واپسی پ حضرت علی علیہ السلام کے . رے میں ارشاد
فرمائی تھی۔

کیا تم اس . ت پ راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے
لئے وہی ہے جو ہارون کی نسبت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ میرے لئے ان تمام . توں سے ز ی دہ محبوب ہوت جن پ
ابھی ت سورج نے اپنی روشنی ڈالی ہے۔

اس کے علاوہ اَ میرے . رے میں وہ جملے کہے ہوتے جو
خیبر کے دن علی علیہ السلام کے . رے میں ارشاد فرمائے تھے:

کل میں اسے علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت
کرت ہوگا۔ ٔ اور عالم اس کے ہاتھوں پ فتح عنای ت کرے گا اور وہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بھاگنے والا نہیں ہوگا۔

یہ جملے بھی میرے لئے ان تمام چیزوں سے زیدہ محبوب ہوتے جن پ سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

اور اسی طرح اَ ان کی بیٹی سے میرا رشتہ ہوتہ اور میرے ۔۔ ان کی اولاد شمار ہوتے تو میرے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہوتہ جن پ سورج کی روشنی پڑتی ہے۔(۱)

۱۔ مروج الذھب ۲: ۶۱، وسنن الترمذی ۲: ۳۰۰، ومسند أحمد ۱: ۱۸۵، و خصائص أمیر المؤمنین للنسائی: ۱۱۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چوتھا امر

حضرت علیؑ کی شخصیت کے بارے میں صحابہ کے تاثرات

آغاز بعثت سے لے کر ختم نبوت کے بعد تک پیغام رسالت کو عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے اس کا حقیقی نمونہ پیش کرنے اور کلمۂ حق کی سربلندی کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی جانب سے کی جانے والی انتھک کوششیں اور آپ کے رسولانہ کردار نے صحابہ کے دلوں پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کئے تھے یہاں تک کہ آپ کی جانب سے اٹھائے جانے والے قدم ان اصحاب کے لئے احساس توانائی اور اسلام کی تعمیر و ترقی کے لئے تحریک پیدا کرنے کا اہم ترین ذریعہ تھے۔ آپ کے کردار کا یہ مثبت پہلو حیات نبی اکرمؐ سے لے کر وفات نبیؐ کے بعد تک باقی رہا۔ مشکلات کا دائرہ تنگ ہونے اور شریعت اسلام کی گہرائیوں تک پہنچنے سے ان کی عقل کے قاصر رہ جانے کی صورت میں حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت دیگر تمام خلفاء کے لئے ملجا و ماویٰ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ہماری اس گفتگو کو ثابت کرنے کے لئے مزید کسی وضاحت یا تفصیل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اہل ۔۔ کی صحیح کہی جانے اولی حد ۔ ث کی کتابیں نیز ۔ ریخ وسیرت پ لکھی جانے والی تمام کتابیں اس ذکر سے بھری پڑی ہیں اور کسی بھی صورت میں حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت سے ا ث ات کا ۔۔ کرہ مذکورہ بحث کے اس مختصر سے حصہ میں نہیں سما سکتا اس لئے ہم بعض اصحاب کی جا ۔ سے دئے جانے والے بعض واضح بیا ۔ ت کو ذکر کر رہے ہیں جس سے مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے صحابہ کرام سے افضل اور ۔۔ ہونے کا ا ۔ ازہ لگا ۔ جا سکتا ہے البتہ یہاں تمام صحابہ کے بیا ۔ ت کو ذکر کرنے کا محل نہیں ہے لہٰذا صرف بعض بیا ۔ ت پ اکتفا کی جارہی ہے۔

۱۔خلیفۂ اول

ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفۂ اول ابوبکر نے بہت سی مشکلات کے وقت حضرت علی علیہ السلام سے مدد مانگی ہے۔ ۔ ابوبکر نے شام کا ارادہ کیا تو پہلے اصحاب رسولؐ کی ا ۔ جما ۔ سے مشورہ کیا اور اس مشورہ کی روشنی میں ۔ کوٹ لنا منا ۔ سمجھا پھر آ ۔ میں حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ کرلیا۔آپ نے مشورہ د ۔ کہ ۔ ہو ۔ چاہئے۔ابوبکر نے کہا کہ ا ۔ کروں تو کیسے کامیاب ہوں گا؟ حضرت علی علیہ السلام نے فرما ۔ : میں خیر کی ۔ رت دیتا ہوں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سن کر ابوبکر نے فوراً لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور اس خطبہ میں انہوں نے روم سے جنگ کے لئے تیار ہونے کا حکم دیا۔(۱)

اسی طرح تفسیر کے میدان میں ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفۂ اول قرآن مجید کی بہت سی آیات کی تفسیر کرنے پر قادر نہ ہونے کا اعتراف کرتے تھے۔ابوبکر سے روایت ہے کہ ابوبکر سے قرآن مجید کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا:

کون سا آسمان مجھ پر سایہ ڈالے گا اور کون سی زمین مجھے اپنے اوپر جگہ دے گی۔ میں کہاں جاؤں گا اور کیا کروں گا اگر میں ایک حرف کے بارے میں بھی وہ بات کہوں جس کا خداوند عالم نے ارادہ نہ کیا ہو؟(۲)

اسی طرح ان سے خداوند عالم کے اس قول (وفاکہۃ وابا) (۳) کے بارے میں سوال کیا گیا اور یہ خبر امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام تک پہنچی اور جو کچھ خلیفۂ اول نے جواب میں کہا تھا وہ بھی آپ کے سامنے بیان ہوا تو آپ نے فرمایا:

اے سبحان اللہ! کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ اب سے مراد

۱۔ تاریخ الیعقوبی ۲:۱۱۱

۲۔ منتخب کنز العمال بھامش مسند أحمد بن حنبل ۵:۳۹۶

۳۔ عبس:۳۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گھاس اور پ اگاہ ہےاور ' او' عالم اپنے اس قول فا کہتہ وا . سے مراد ' او' عالم کی طرف سے اپنے بندوں پ کئے جانے والے ا م واکرام کوشمار کرتہ ہے، کا ''کرہ اس نے اپنی مخلوقات کو جن طرح طرح کی غذاؤں سے نوازا ہےاور ان کے لئے طرح طرح کی نعمتیں خلق کی ہیں۔اس جملہ میں انہیں اپنی جا' . سے عظیم ''ین ا مات واکرام کا ''کرہ ہے جس سے ان کی ز' گی محفوظ رہتی ہے اوران کے جسم بنے رہتے ہیں۔(۱)

خلیفۂ اول نے واضح طور پ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ رسول اسلامؐ کی دقیق اور مکمل توصیف نہیں کر '' اور حضرت علی علیہ السلام ہمیشہ میرے مقابلہ میں اس پ زیدہ قادر ہیں اس لئے کہ وہ رسول اللہؐ اور آپ کی رسا '' کے اسرار ورموز سے زیدہ جڑے رہتے ہیں۔

ابن عمر سے روای '' ہے کہ ابوبکر کے پ س کچھ یہودی آئے اور کہا کہ مجھ سے اپنے صا . (رسول اسلامؐ) کے . رے میں بیان کرو۔ابوبکر نے کہا: اے یہودیو! میں غار میں رسول اسلامؐ کے ساتھ اس طرح تھا جیسے میری یہ دونوں ا' لی ای دوسرے کے ساتھ میں رہتی ہیں۔(انہوں نے یہ کہہ کر انگلیوں کو جوڑ کر دکھای)

۱۔ الارشاد للشیخ المفید ۱:۲۰۰۔تحقیق مؤسسۃ آل ا ؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں ان کے ساتھ حرا می پہاڑ پ ڑھا۔ میری انگلی رسول اسلامؐ کے ہاتھوں میں تھی لیکن ان کے رے میں گفتگو کرن بہت مشکل ہے اور اس پ صرف حضرت علی ابن ابی طا علیہ السلام ہی قادر ہیں۔ لوگ حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر لائے اور ان سے عرض کیا کہ اے ابوالحسن! ہمارے سامنے رسول اسلامؐ کے رے میں بیان کیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے رسولؐ نہ اتنے لمبے تھے کہ ان کے طویل القامت ہونے پ انگلی اٹھے اور نہ اتنے کو ہ کہ عام قد و قامت سے الگ دکھائی دیں۔ وہ اپنے ساتھ چلنے والوں سے ہمیشہ ں اور بلند قامت د تھے۔ آپ کا ر گورا اور سرخی مائل تھا۔ ل بہت اور الجھے ہوئے نہیں تھے۔ آپ کے سر کے لوں کی زلفیں، داڑھی کے لوں پہنچتی تھیں۔ آپ کی پیشانی چوڑی تھی، آنکھیں لکل سیاہ تھیں، بھنویں پتلی تھیں، سامنے کے دونوں دانتوں کی سفیدی دور سے چمکتی ہوئی محسوس کی جا سکتی تھی۔ ک لمبی کھڑی تھی اور اس کے درمیانی حصہ میں ہلکا سا ابھار تھا۔ آپ کی دن لمبی، گوری اور چا ی کی سراہی کے ما تھی۔ آپ کے ن کے رو دن کے نیچے سے ف پھیلے ہوئے تھے جو بہت ہی سیاہ اور اتنے خوشبودار تھے جیسے مشک۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کے علاوہ آپ کے جسم مبارک ِ سینہ میں کہیں اور کسی
طرح کے ٖ ل نہیں تھے۔آپ کے پنجے اور پیر ٖ ڑے اور کشادہ
تھے۔. ٖ آپ راستہ چلتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ بلندی سے نیچے ا ٓ
رہے ہوں۔. . آپ کسی کی طرف مڑتے تھے تو پورے جسم
مبارک کو موڑتے تھے. ٖ آپ کھڑے ہوتے تھے تو لوگ قد میں
آپ سے چھوٹے دکھائی دیتے تھے۔. . ِ ٓ تھے تو ٖ سے
بلند ہوتے تھے۔. ٖ بولتے تھے تو ٖ خاموشی سے ٓ تھے۔
. ٖ آپ خطبہ دیتے تھے تو لوگ َ یہ کرتے تھے اور وہ لوگوں پ
ٖ سے زِ دہ مہر ٖ ن تھے۔ یتیموں کے ساتھ مہر ٖ ن ٖ پ کی
طرح ٖ ٓ ؤ کرتے تھے اور بیواؤں کے لئے نیکی اور کرم کرنے
والے تھے۔لوگوں میں سے ٖ سے زِ دہ بہادر اور ٖ سے
زِ دہ سخی، ٖ سے زِ دہ خوبصورت اور وجیہ تھے۔آپ کا لباس لمبا
اور آپ کا کھا ٔ جو کی روٹیاں اور دہی تھا۔آپ کا تکیہ کھال کا بنا ہوا
ہو ٓ تھا جس کے ا ٔ ر کھجور کی پ ٖ ٖ ں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔آپ کے
پ ِ س دو عمامے تھے۔ ا ِ کو سحاب کے ٔ م سے جا ٔ جا ٓ تھا اور
دوسرے کو عقاب کہا جا ٓ تھا۔آپ کی تلوار ذوالفقار تھی اور پ ِ چم کا
ٔ م غراء (چمکدار) تھا اور ٔ قہ کا ٔ م عضباء تھا۔آپ کی سواری کا خچر
دلدل اور گدھے کا ٔ م یعفور تھا۔آپ کا فرس مبارک مرتجز کہا جا ٓ
تھا۔آپ کا علم مبارک حمد تھا جسے لواء الحمد کے ٔ م سے ِ د کیا جا ٓ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھا۔آپ اپنے اونٹ کو کٹوں سے بندھ کر رکھتے تھے اور اسے چارہ فراہم کرتے تھے۔آپ کے لباس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور اپنی نعلین کو خود ہی ٹک لیا کرتے تھے۔(۱)

۲۔خلیفۂ ثانی

حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت کا خلیفۂ ثانی پر ایسا اثر تھا کہ متعدد مقامات پر کہا گیا ان کا وہ جملہ اتنا مشہور ہوگیا: لولا علی لہلک عمر(اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا)(۲)

اسی طرح ان کا وہ قول کہ رسول اسلامؐ نے فرمایا ہے: ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یہدی صاحبہ الی الہدیٰ و یردہ عن الردیٰ کسی بھی حاصل کرنے والے نے کسی اور سے اس طرح کچھ حاصل نہیں کیا جیسا حضرت علی علیہ السلام نے فضل و کرامت سے حاصل کیا۔حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی ہدایت کرتے تھے اور انہیں گمراہیوں اور لغزشوں

۱۔ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ لأبی جعفر الطبری ۳:۱۶۲

۲۔ کنز العمال ۱:۱۵۴ وذخائر العقبی:۸۲ وفیض القدیر ۳:۳۵۶ ومستدرک الحاکم ۱:۴۵۷ والاستیعاب فی ہامش الاصابۃ ۳:۳۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سے محفوظ رہتے تھے۔(۱)

محمد ابن خالد الضبی سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے انہیں مخاطب کر کے کہا: اگر ہم تمہیں اس چیز سے روکیں کہ جسے تم پسند کرتے ہو اور اس چیز کی طرف پہنچانا چاہیں جسے تم ناپسند کرتے ہو تو تم کیا کرو گے؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ خاموش رہے۔ عمر نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور کہا: اے عمر! اس وقت ہم تجھ سے توبہ کرنے اور معافی مانگنے کا مطالبہ کریں گے۔ اگر تو نے توبہ کر لی تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور تجھے معاف کر دیں گے۔ عمر نے پوچھا: اگر میں توبہ نہ کروں تو آپ نے فرمایا: تو تیرے اس عضو پر وار کروں گا جس میں آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر کاٹ لوں گا۔ عمر نے کہا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے مجھے اس امت میں قرار دیا کہ اگر میں ٹیڑھا ہونے لگوں تو وہ مجھے سیدھا کر کے صحیح راہ دکھا سکے۔(۲)

اس کے علاوہ اور بھی دیگر مقامات پر ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ ثانی نے شراب اور اسے پینے پر کس طرح حد جاری ہوگی اس کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ لیا۔

۱۔ الریاض النضرۃ للمحب الطبری ۳:۱۸۹۔

۲۔ مناقب الخوارزمی، موفق بن أحمد الحنفی: ۹۸ تحقیق مالک المحمودی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ثور ابن یزید الدیلی سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے حضرت علی علیہ السلام سے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے ایک شخص نے پیا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کو شراب پیتے ہوئے دیکھو تو اسے اسی کوڑے مارو اس لئے کہ جب شراب پیئے گا تو ہذیان (اول فول) بکے گا اور جب ہذیان بکے گا تو دوسروں پر بہتان باندھے گا۔ اس کے بعد عمر نے شراب کی حد میں ۸۰ کوڑے مارے اور ان کی حکومت میں شراب کے لئے یہی سزا معین ہو گئی۔(۱)

اذینۃ العبدی سے روایت ہے کہ میں عمر کے پاس گیا اور ان سے پوچھا عمرہ کہاں سے بجا لاؤں؟ انہوں نے کہا: علی علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے دریافت کرو۔

۳۔ خلیفہ سوم

عثمان ابن عفان نے متعدد پیچیدہ مسائل میں حضرت علی علیہ السلام کی طرف رجوع کر کے آپ سے مدد مانگی ہے خاص طور پر ایسے مبہم اور الجھے ہوئے مسائل جن کا بظاہر کوئی حل نہیں ہوتا تھا۔

بعجہ ابن عبد اللہ جہنی نے خاندان کی ایک عورت سے شادی کر لی۔

۱۔ کنز العمال ۳:۱۰۰ و شرح الموطأ للزرقانی ۴:۲۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کے یہاں پورے چھ مہینے کے بعد بچہ ہوا۔اس کا شوہر عثمان ابن عفان کے پ س َ ی اور واقعہ بیان کیا۔عثمان نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حکم د ی۔ . یہ خبر حضرت علی علیہ السلام پہنچتی تو آپ جلدی سے عثمان کے پ س پہنچے اور فرما ی: کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے کہا: چھ مہینے میں بچہ ہو َ ی ہے۔کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ حضرت علی علیہ السلام نے فرما ی:

کیا تم

نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشادنہیں سنا جس میں اعلان ہے: اس کے حمل کا زمانہ اور دودھ پ ی ن کا زمانہ ۳۰ مہینے ہے۔ا َ دو سال دودھ پ ی ن کی مدت گھٹا کر دیکھو تو چھ مہینے ہی بچتے ہیں۔عثمان نے کہا: ؐ ا کی قسم! اسے میں نہیں سمجھ سکا۔(۲)

محمد ابن یحیٰی بن حبان سے روا ی ۔ ہے کہ اس کے . حبان ابن منقذ کے پ س دو عورتیں تھیں ا ی ہاشمی اور ا ی ا ری اس نے ا ری کو طلاق دے دی . . کہ وہ اس وقت رضا ۔ (دودھ پلانے) کے مرحلہ میں تھی۔اس طرح ا ی سال اسے حیض

ا۔ سورۃ الاَحقاف:۱۵

۲۔ الدر المنثو ر ۶:۴۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نہیں آ یا اور پھر میرے . کی وفات ہوگئی۔اس ا ری عورت نے کہا: میں میراث پ ؤں گی اس لئے کہ مجھے اس مدت میں حیض نہیں آ یا۔آ ' یہ جھگڑا عثمان ابن عفان کے پ س پہنچا۔عثمان نے اس کے حق میں فیصلہ د یا یعنی اسے میراث ملے گی۔ ہاشمی عورت نے عثمان کی مت کی۔عثمان نے اس سے کہا کہ یہ تمہارے چچازاد کا فیصلہ ہے۔ یہ کہہ کر حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔(۱)

مسند عثمان سے روا یہ ہے کہ عثمان بن عفان کے پ س ا یک شخص آ یا جس نے قریش کے ا یک جوان کے ساتھ ۰ ہ کا ارتکاب کیا تھا۔عثمان نے پوچھا: کیا وہ شادی شدہ ہے؟ لوگوں نے بتا یا کہ کہ ا یک عورت سے عقد کیا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے۔حضرت علی علیہ السلام نے فرما یا: ا اس نے اپنی زوجہ سے تعلقات کئے ہوتے تو اس کو سنگسار کیا جا ' لیکن ابھی اس نے اپنی زوجہ سے تعلقات قائم نہیں کئے ہیں تو صرف کوڑے مارنے کی حد جاری کرو۔

ابوایوب نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ سے بعینہٖ یہی حکم سنا ہے جو ابوالحسن حضرت علی علیہ السلام نے بیان کیا

۱۔ کنز العمال ۵:۸۲۹ح ۱۴۵۰۵،عن موطأ مالک وسنن البیهقی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہےلہٰذا عثمان نے آپ کے حکم کے مطابق اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔(۱)

۴۔ابن عباس

ابن عباس کہتے ہیں:

پیغمبر اسلامؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے علی ابن ابی طا . کو علم کے دس حصوں میں سے نو حصہ پورے کر دئے ہیں اور ا کی قسم! تم . اس دسویں حصہ کے دسویں حصہ میں سے جو کچھ پ ئے ہو جس میں وہ تمہارے ساتھ . ا. کے شری ہیں۔(۲)

ابن عباس کا بیان ہے

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: نبیؐ کا علم . ا کے علم سے ہے اور علی ابن ابی طا . کا علم نبیؐ کے علم سے ہے اور میرا علم علی کے علم سے ہے اور میرے علم سے تمام صحابہ کے علم کو وہی نسبت ہے جو ا قطرہ کو سات سمندروں سے ہوتی ہے۔(۳)

ابن عباس کا بیان ہے:

علم کے چھ حصے ہیں جس میں سے پ نچ حصے حضرت علیؑ

۱۔ کنز العمال ۵:۴۶۹ح ۱۳۶۴۲،عن المعجم الکبیر للطبرانی

۲۔ الاستیعاب لابن عبدالبر ۳:۴۱ والریض النضرۃ ۲:۱۴۹

۳۔ ینابیع المودۃ:۷۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سے مخصوص ہیں اور تمام لوگوں کو اس چھٹے حصہ میں سے علم ہے اور وہ اس چھٹے حصے میں بھی اس طرح ہمارے ساتھ شریک ہیں کہ ہم سے زیادہ علم ان کے پاس ہے۔(۱)

۵۔ابن مسعود

ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کررہے تھے کہ تمام اہل مدینہ میں قضاوت و فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ صاحب علم ہیں۔(۲) اسی طرح ان کا بیان ہے کہ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں سے نو حصے حضرت علی علیہ السلام کو تنہا دے دئے گئے ہیں اور لوگوں کو اس میں سے صرف ایک حصہ جس میں بھی حضرت علی علیہ السلام ان سے زیادہ صاحب علم وحکمت ہیں۔(۳)

ابن مسعود کہتے ہیں کہ فرائض کا علم تمام لوگوں سے زیادہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس تھا۔(۴)

۱۔ مناقب الخوارزمی:۵۵وفرائد السمطین ا:۳۶۶

۲۔ المستدرک ۳:۱۴۱واسنی المطالب للجزری:۱۴، والصواعق المحرقۃ لابن حجر:۷۶

۳۔ کنز العمال ۵:۱۵۶وا۴۰۱

۴۔ الاستیعاب ا:۴۱، والریاض النضرۃ ۲:۱۹۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ اہل مدینہ میں . سے زیدہ الٰہی فرض کا علم ر ٠ والے اور اسے ادا کرنے والے حضرت علی علیہ السلام تھے۔(١)

ابن مسعود کہتے ہیں کہ قرآن مجید سات حرفوں پ ٠زل ہوا جس میں سے ہرایـ کا ایـ ظاہر اور ایـ . طن ہے اور حضرت علی علیہ السلام کے پ س اس کے ظاہر اور . طن دونوں کا پورا علم ہے۔(١)

٦۔عدی ابن حاتم

عدی ابن حاتم نے حضرت علی علیہ السلام کے . رے میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ٠ ا کی قسم! اَ کتاب اور ٠ ٠ کی جا٠ . علم کی نسبت دی جائے تو وہ نسبت حضرت علی ابن ابی طا . علیہ السلام کی شکل میں مجسم ہوگی۔ وہ کتاب ٠ ا اور ٠ ٠ پیغمبرؐ کے . رے میں تمام لوگوں سے زیدہ صا . علم ہیں۔ اسی طرح اَ رسول اسلامؐ کی طرف نسبت ہوتی تو آپ پیغمبر اسلامؐ کے بھائی ہیں اور اسلام کے لئے وہی حیثیت ر ٠ ہیں جو . ن کے لئے سر کی ہوتی ہے اور اَ عقلوں، ٠ بیروں کی طرف علم کی نسبت دی جائے تو

١۔ الریض النضرۃ ٢:١٩٨، وتریخ الخلفاء للسیوطی:١١٥

٢۔ منفاح السعادۃ ١:٤٠٠

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لوگوں میں . سے زیدہ عقلمند اور . سے زیدہ کرامت و
.رگواری کے حامل حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت والا صفات
ہے۔(۱)

۷۔ابوسعید . ری

ابوسعید . ری بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں . سے
زیدہ قضاوت کرنے والے (علم قضاوت کے حامل) حضرت علی
علیہ السلام ہیں۔(۲)

۸۔عائشہ

عائشہ بیان کرتی ہیں کہ علی علیہ السلام تمام لوگوں کے
مقابلے میں . . کے .رے میں . سے زیدہ علم ر ہیں۔
(۳)

۹۔

سے پوچھا . کہ کیا محمدؐ کے اصحاب میں علیؑ سے زیدہ
صا . علم کوئی اور تھا؟ اس نے کہا نہیں! . ا کی قسم! میں ایسے کسی

۱۔ جمھرۃ خطب العرب ۱:۲۰۲

۲۔ فتح الباری لا بن حجر ۸:۱۳۶

۳۔ الاستیعاب ۳: ۴۰، والریض النضرۃ ۲: ۱۹۳، ومناقب الخوارزمی: ۴۵، والصواعق: ۷۶ و. ریخ الخلفاء: ۱۱۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرد کونہیں جا جو علم کے اعتبار سے علی علیہ السلام کی . ا. ی کر سکے۔(۱)

۱۰۔سعید ابن مسیّب

سعید ابن مسیّب کا بیان ہے کہ عمر ایسی کسی مشکل سے ۱ ا کی پناہ مانگتے تھے جس کو حل کرنے کے لئے ابوالحسن حضرت علی علیہ السلام وہاں موجود نہ ہوں۔(۲)

۱۱۔معاویہ ابن ابوسفیان

معاویہ کہتا ہے کہ. عمر کو کوئی مشکل ہوتی تھی تو وہ حضرت علی علیہ السلام سے حل کروا تے تھے۔(۳)

ا شخص نے معاویہ کے س پہنچ کر اس سے ا مسئلہ پوچھا۔معاویہ نے کہا: اس کے رے میں حضرت علی علیہ السلام سے دریفت کرو۔وہ سے زیدہ علم والے(اعلم) ہیں۔پوچھنے والے نے خوشامدانہ ا از میں عرض کیا: اے امیر! آپ کا جواب

۱۔ الاستیعاب۳:۴۰،والفتوحات الاسلامیۃ۲:۳۳۷

۲۔ الاستیعاب لابن عبدالبر فی ھامش الاصابۃ۳: ۳۹، وصفۃ الصفوۃ لابن الجوزی۱: ۱۲۱ و الاصابۃ۲: ۵۰۹، والریض النضرۃ ۲: ۱۹۴، والصواعق لابن حجر:۷٦وفیض القدیر للمناوی۴:۳۵۷

۳۔ الریض النضرض۲:۱۹۴ومطا السؤول:۳۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمارے لئے علی علیہ السلام کے جواب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔معاویہ نے کہا تم غلط کہہ رہے ہو۔تم اس شخص کو ناپسند کر رہے ہو جسے رسول اسلامؐ نے علم سے اس طرح مالا مال کر دیا ہے جس طرح مالا مال کرنے کا حق تھا اور جس کے بارے میں آپ نے فرمایا:انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی.اے علیؑ! تمہاری مثال میرے لئے بالکل وہی ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔(۱)

۱۲۔سعید ابن غفلہ

سعید ابن غفلہ کا بیان ہے کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں نے آپ کے سامنے ایک پیالہ رکھا ہوا دیکھا جس میں دہی تھا اور اس میں سے کھٹائی کی بہت زیادہ مہک آ رہی تھی۔آپ کے ہاتھ میں ایک روٹی تھی جس میں جو کی بھوسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔آپ اس روٹی کو ہاتھ سے توڑتے تھے اور جب ہاتھ سے نہیں ٹوٹتی تھی تو اسے گھٹنے سے دبا کر توڑتے تھے اور اس دہی میں ڈال دیتے تھے۔آپ نے مجھ سے فرمایا:قریب آؤ اور ہمارے اس کھانے میں شریک ہو جاؤ۔میں نے عرض کیا:

۱۔ الریاض النضرۃ ۳:۱۶۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مولا میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے:

جس شخص کو روزہ اس کے پسندیدہ کھانے سے باز رکھے۔ اور عالم پر اس کا حق ہے کہ اسے جنت کے بہترین طعام اور وہاں کی بہترین مشروبات سے سیر و سیراب فرمائے۔(۱)

۱۳۔ابن عمر

ابن عمر کا کہنا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے اندر تین ایسی فضیلتیں تھیں جن میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جاتی تو میرے لئے سرخ نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۱۔فاطمہ زہرا سے آپ کی شادی

۲۔خیبر کے دن آپ کو علم دیا جانا

۳۔آیۂ نجویٰ کا مصداق قرار پانا (۲)

۱۔ راجع کشف الغمۃ ۱:۱۶۳

۲۔ تفسیر الثعالبی (مخطوط):۲۵۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پنچواں امر

صحابہ کے مقابلہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ا ادی خصوصیات وامتیازات

حضرت علی علیہ السلام کو ایسے امتیازات حاصل تھے جو انہیں غیب سے ہوئے تھے۔ یہ اہم امتیازات پیغمبر اسلامؐ کے بعد امامت کے اہم منصب کو سنبھالنے کے لئے ہوئے تھے جیسے علم غیب جو او عالم کی جا سے خاص طور پر ہوا تھا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے رے میں جو خبریں دیتے تھے وہ لکل سچی ہوتی تھیں۔ جیسا کہ آپ کو پیغمبر اسلامؐ کی جا سے آپ کو ا ائی مر ی شخصیت قرار د تھا اور قی کو آپ کی راہ پر گامزن رہنے کی ہدا اور کید کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں بہت سی روایت ہیں جس طرح اپنی تنبیہات میں میں پیغمبر اکرمؐ رسا کی طرف توجہ دینے کی کید کرتے رہے اسی طرح آپ کے بعد حضرت علی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علیہ السلام کی مر ۔ اور آپ کی راہ کی حمایت کرنے کی تاکید کرتی ہیں۔

پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے دشمنوں اور ان سے عداوت ر والوں کے بارے میں بھی وضا فرمائی اور ان کی مذمت میں آپ کے مختلف بیانات موجود ہیں اور حضرت علیؑ کے بارے میں آپ کی طرف سے یہ عمل خیر بھی او عالم اور خود آپ کی خاص عنایت کی نشاندہی تھا۔ یہ عنایت اور محبت آپ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں ملتی۔

ا۔قرآن مجید میں دشمنان علیؑ کی ہی

قرآن مجید نے حضرت علی علیہ السلام کے صفات وکمالات اور آپ کی ائی راہ وروش کے بیان کے ذریعہ جس کا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے، لوگوں کے حضرت علی علیہ السلام سے مرتبط رہنے کا راستہ دکھایا ہے اس لئے کہ آپ لوگوں کو ضلالت وگمراہی سے ت دلانے والے اور حق و باطل کے درمیان خط فاصل (فرق کا معیار) ہیں۔ قرآن مجید انہیں حق کے ایسے معیار اور میزان کے طور پہچنوا ہے جس پر اعمال تولے جاتے ہیں۔

اسی نقطۂ دید پر قرآن کریم حضرت علی علیہ السلام سے وسیع رابطہ ر کا مطالبہ کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ یہ رابطہ زیادہ تر دینی اور عقلی پہلوؤں کے اعتبار سے ہو اور پھر جذباتی رشتوں میں تبدیل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہو۔ سچی محبت کی صورت میں سامنے آئے اور ولا۔ کی شرط کے طور عمل کی پ بندی اور کردار سازی پ آمادہ کرے جس کی بنا پ ا ن کو دیکھ کر ایسا لگنے لگے کہ یہ حضرت علی علیہ السلام کی راہ پ گامزن ہے اور اسی لئے ٔ او ٔ عالم نے ارشاد فرما۔:

قل لا اسئلکم علیہ ا۔ اً الا المودة فی القربیٰ (۱) اور اے حبیب! کہہ دیجئے کہ ہمیں رسا ۔ کی ا۔ ت میں کچھ نہیں چاہئے سوائے اس کے کہ میرے قرا۔ ۔ داروں سے محبت کرو۔

ابن عباس سے روا۔ ۔ ہے کہ یہ آیۂ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ ا۔ اً الا المودة فی القربیٰ ٔزل ہوئی تو لوگوں نے آ کر پوچھا کہ ۔ رسول اللہ! آپ کے قرا۔ ۔ دار کون ہیں جن کی محبت اور مودت ہم پ وا۔ ۔ ہوئی ہے۔ آپ نے فرما۔: علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام (۲)

اور جس وقت ا۔ طرف قرآن کریم حضرت علی علیہ السلام کی مودت اور محبت کے وا۔ ۔ اور ضروری ہونے پ ۔ کید کر رہا ہے

۱۔ سورة الشوری:۲۳

۲۔ الدر المنثور ۶:۷، وتفسیر الطبری ۲۵:۱۴ و۱۵، ومستدرک الحاکم ۲:۴۴۴، ومسند أحمد ۱:۱۹۹، وینابیع المودة:۱۵، والصواعق المحرقة:۱۱ و۱۲، وذخائر العقبی:۲۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوسری طرف ۔لکل اسی وقت اس شخص کی ٭ ہی بھی کر رہا ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور بغض ر ٭ والا ہے اور جہاں پ حضرت علی علیہ السلام کی محبت اور عداوت کے اعتبار سے افراد کی تقسیم ہو وہ دشمنوں کی طرف کھڑا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے شخص کو قرآن کریم نے منافقین کی جما ٭ میں قرار دی ہے اس لئے کہ اس زمین پ امام علیہ السلام ہی وہ ٭ ائی میزان اور معیار ہیں جن کے ذریعہ ٭ او٭ عالم دلوں کا امتحان ٭ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ ہمیں کوئی اور ایسا نہیں آ٭ جو اس عظیم خصوصیت کا حامل ہو۔

جیسا کہ ابن عباس سے ٭ او٭ عالم کے اس قول کے ۔رے میں وارد ہوا ہے وقفوھم انھم مسئولون (انہیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا۔) (۱) ابوسعید ٭ ری سے روا٭ ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرما٭: وہاں پ حضرت علی علیہ السلام کی ولا٭ اور محبت کے ۔رے میں سوال کیا جائے گا۔ (۲)

اسی طرح ٭ او٭ عالم کا ارشاد ہے کہ ولتعرفنھم فی لحن القول (۳) (تم ضرور پہچانے جاؤ گے اپنی غلط ۔توں کی وجہ سے)

۱۔ الصافات: ۲۴

۲۔ الصواعق المحرقۃ: ۷۹، وشواھد التنزیل ۲: ۱۰۶، وکفایۃ الطا ۔ : ۲۴۷

۳۔ سورۃ محمد: ۳۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ابو سعید ٘ ری سے روای ٘ ہے کہ لحن القول (غلط ٖ توں) یعنی حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کی بنا ٖ ۔(۱)

مندرجہ ذیل آیۂ کریمہ یہ واضح کررہی ہے کہ رسول اسلامؐ اور حضرت علی علیہ السلام میں کتنا گہرا رابطہ تھا یہاں ٘ کہ حضرت علی علیہ السلام کے ٖ رے میں کسی طرح کا منفی موقف ٖ ردعمل رسول اسلامؐ کے ساتھ منفی رویہ شمار ہوٌ ہے۔ ٘ اوٌ عالم ارشاد فرمارہا ہے (وشاقوا الرسول من بعد ما لہم الہدیٰ) کہ وہ لوگ رسول اسلامؐ سے جھگڑا کرتے ہیں اور انہیں زحمت میں ڈالتے ہیں۔(۲) آیۂ کریمہ کے ٖ رے میں رسول اسلامؐ کا ارشاد ہے (فی امر علی) یعنی حضرت علی علیہ السلام کے ٖ رے میں رسول اسلامؐ سے معا ٘ انہ رویہ ر ٘ ہیں۔(۳)

اسی طرح قرآن مجید میں بہت سی آیتیں اس شخص کو نہ بناتی ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کے رسول اللہؐ سے قریٖ اور اس سلسلہ میں ان کے ممتاز اور منفرد ہونے ٖ رسول اسلامؐ کی تکذیٖ

۱۔ الدر المنثور ۶:۶۶، وروح المعانی ۲۶:۷۱، وفتح الغد ٖ ۵:۳۹، واسد الغابۃ ۴:۲۹

۲۔ سورۃ محمد:۳۲

۳۔ تفسیر البرھان ۴:۱۸۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کرتے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام کے لئے ان خصوصیات، کمالات اور منفرد کارناموں کی ا م دہی کو ہضم نہیں کر پ تے جو حضرت علی علیہ السلام کو خصوصیت کے ساتھ ہوئے ہیں۔قرآن کریم نے پیغمبر اسلامؐ کی شخصیت اور دشمنان علی علیہ السلام کی جا . سے آپ کی دلی تکلیفوں اور روحانی اذیتوں پ سے بھی پ دہ اٹھا ہے جیسا کہ او عالم کے اس قول کے . رے میں ارشاد ہے فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب . لصدق (اس سے . ا ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ پ بہتان . ھے اور سچی . توں کو جھٹلائے)(۱) یہ آیۂ کریمہ ایسے لوگوں کے . رے میں ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے . رے میں رسول اسلامؐ کے ارشاد کی دی کرتے ہیں۔(۲)

او عالم کا یہ ارشاد)

(

وہ لوگ جو بلا وجہ مومنین اور مومنات کو اذ دیتے ہیں وہ بہت . ڑے بہتان . ھنے والے اور کھلم کھلا ہ کرنے والے

۱۔ سورہ الزمر:۳۲

۲۔ رواہ ابن مردویۃ فی کتاب المناقب، کما فی کشف الغمۃ:۹۳، وتفسیر البرھان۴:۷۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں۔(١) حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں منافقین کے ظلم وستم اور آپ کے معصوم اور ہرعیب سے پ ک ومنزہ ہونے پ دلا ۔ کرتے ہے۔اس لئے کہ چند منافقین حضرت علی علیہ السلام کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچاتے تھے اور آپ پ جھوٹے اور بے ۔ د بہتان ۔ ھتے تھے۔(٢)

ذیل میں ذکر ہونے والی آیۂ کریمہ بھی اس ۔ ت کی وضا ۔ کرتی ہے کہ ۔ او ۔ عالم حضرت علی علیہ السلام کے دشمنوں سے انتقام لے گا اور اس سے یہ بھی واضح ہوجا ۔ ہے کہ جس نے بھی حضرت علی علیہ السلام سے ۔ کی وہ ۔ ا کا کھلا ہوا دشمن ہے فاما ۔ ہبن ۔ فا ۔ منھم منتقمون (ہم تمہیں ضرور لے جا گے اور ہم انتقام ۔ والے ہیں)(٣)

ابن عباس سے روا ۔ ہے کہ یعنی حضرت علی علیہ السلام(٤)

....

١۔ ا ۔ اب:٥٨

٢۔ تفسیر القرطبی٤:٢٤،شواھد التنزیل٢:٩٣وتفسیر الخازن٣:٥١١

٣۔ سورۃ الز ۔ ف:٤١

٤۔ الدر المنثور ٦: ١٨، و ینابیع المودۃ : ٩٨، وشواھد التنزیل٢:١٥١، و مناقب ابن المغازلی:٢٧٤

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ابوعبداللہ . لی سے روای- ہے کہ مجھ سے حضرت علیؑ نے فرمایا:

کیا تمہیں آگاہ نہ کروں ایسی نیکی سے جس کو جو شخص ا م دے گا ۔ او عالم اسے ۔ میں داخل کر دے گا اور اسی طرح کیا خبر نہ کروں اس ۔ ہ سے کہ جسے ا م دینے والے کو ۔ او عالم او ھے منھ جہنم میں ڈال دے گا اور اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر آپ نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی: من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا وھم من فزع یومئذ آمنون و من جاء بالسیئۃ فکبت وجوھھم فی النار۔ جو شخص نیکی ا م دے گا اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ روز قیامت کے ہولناک خوف و ہراس سے محفوظ رہے گا لیکن جو اسے نہ ا م دے اسے او ھے منھ جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا۔(۱)

۱۔ سورۃ النمل: ۸۹۔۹۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کے بعد آپ نے فرمای: نیکی سے مراد ہماری محبت اور . ائی سے مراد ہم سے دشمنی اور عداوت ہے۔(۱)

قرآن کریم کی جا. سے حضرت علی علیہ السلام کے دشمنوں کی ۔ ہی میں پیغمبر اسلامؐ کی کچھ روایت بھی ہمراہ ہیں جن میں لوگوں کو دو وہوں میں . ے ہے۔ ای حضرت علی علیہ السلام کے چاہنے والے اور دوسرے آپ سے دشمنی اور عداوت ر ۔ والے اور ان روایت الٰہی میں کوئی تقسیم نہیں ہے جن میں رسول ۔ اؐ سے محبت کرنے والے اور حضرت علی علیہ السلام سے محبت نہ کرنے والے تقسیم کئے گئے ہوں بلکہ ایمان محض ان دونوں سے ای ساتھ محبت کر۔ ہے اس لئے کہ دونوں کا مقصد اور دونوں کی ذمہ داری ای جیسی ہی ہیں۔مسند احمد میں متعدد اسناد کے ساتھ پیغمبر اسلامؐ سے روای۔ ہے کہ آپ نے فرمای:

(جس نے علی کو اذ۔ دی اس نے مجھے اذ۔ دی)(۲)

اور

۔اے لوگوں جو بھی علی سے دشمنی کرے گا وہ

۱۔ خصائص الوحی المبین لابن بطریق الحلی: ۲۱۷

۲۔ مسند أحمد ۳: ۴۸۳، وذخا ئر العقبی: ۶۵،، والصواعق المحرقة: ۷۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قیامت میں یہودی کی شکل میں اٹھایا جائے گا یا عیسائی کی شکل میں ۔(۱)

مسند احمد میں یہ بھی روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

(اے علیؑ! تم سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے اور تم سے دشمنی نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ منافق ہوگا)(۲)

پیغمبر اسلامؐ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اپنی اولاد کی پاکیزگی کا امتحان ان کے ذریعہ سے لو

۱۔ میزان الاعتدال ۳: ۱۵۱، ولسان المیزان ۳: ۹۰ و ۴: ۲۵۱، وارجح المطالب: ۱۱۹۔ وینابیع المودۃ: ۲۵۱

۲۔ مسند أحمد ۱: ۸۴ و ۹۵ و ۱۲۸، وصحیح مسلم ۱: ۴۱، والتاج الجامع للاصول ۳: ۳۳۵ وصحیح الترمذی ۲: ۳۰۱، وسنن النسائی ۲: ۲۷۱، وخصائصہ: ۲۷، و ذخائر العقبی: ۴۳، وتاریخ الخلفاء: ۱۷۰، والصواعق المحرقۃ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیشک حضرت علی علیہ السلام نے کبھی گمراہی کی طرف دعوت نہیں دی اور کسی کو ہدا۔ سے دور نہیں کیا جو انہیں دو ۔ رکھے گا اور ان سے محبت کرے گا وہ ہم میں سے ہوگا اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔(۱)

۲۔رسول اسلامؐ حضرت علی علیہ السلام کی حما۔ اور ان کی حما۔ کی راہ پ گامزن ہونے کی حما۔ فرمائی ہے۔

پیغمبر اسلامؐ نے امت اسلامی کے ذہن میں حضرت علی علیہ السلام کے اہم کردار اور آپ کی راہ کی حما۔ اور آپ سے وابستگی کو ۔ لکل بٹھا د۔ تھا اس لئے کہ اس میں امت کی ت کا سامان تھا اور انہیں کے ذریعہ امت اسلام گمراہی اور لغزشوں کی ۔ ر۔ وادیوں سے بچ کر نکل سکتی تھی۔اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے عمار سے فرما۔:

۱۔ ۔ جمۃ الامام علی علیہ السلام من ۔ ریخ مدینۃ دمشق ۲:۲۲۵/۷۳۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عنقریب میرے بعد میری امت میں فتنہ وفساد ہوں گے اوراختلافات رو ہوں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان تلواریں آ گی اور کچھ لوگ کچھ لوگوں کے قتل کے درپئے ہو جا گے اوراسی طرح کچھ لوگ دوسروں سے . اٗت اور بیزاری چاہنے لگیں گے۔اے عمار!اس وقت جس کے پ س تلوار ہوا سے چاہیے کہ وہ اسے علیؑ کی ت اور ان کے دشمن کے خلاف استعمال کرے۔ اَ وہ ایسا کرے گا تو او عالم اسے قیامت میں موتیوں کے گلدستہ کرے گالیکن جس کے پ س تلوار ہواور وہ علیؑ کے دشمن کی حمایہ میں اس کا استعمال کرے تو او عالم قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کے طوق ڈالے گا۔ اَ ایسے حالات پیدا ہو جا تو تمہارے ذمہ داری ہے کہ میرے داہنی طرف والے فرد (حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کی حمایہ کر ۔(۱)

۲۔ ینابیع المودۃ:۱۲۸،وبلفظ آ لابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۵:۲۸۷،و ریخ بغداد۱۳:۱۸۶،ومجمع الزوا ۶:۲۳۶،وفضائل الخمسۃ من الصحاح الستۃ ۲:۳۹۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قرآن مجید میں امت اسلامی کی ان زحمتوں تکلیفوں اور پیشانیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے یہ امت وفات رسول اکرمؐ کے بعد دوچار ہونے والی تھی اور جس کے نتیجہ میں یہ امت آپس میں تقسیم ہو جانے والی تھی۔ ان کے درمیان اختلاف پیدا ہونے والا تھا اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونے والا تھا کہ بہت سے گروہ اسلام کی طرف منسوب ہونے کے باوجود جہنمی بن جائیں گے اور صرف وہی ایک فرقہ نجات پائے جو حضرت علی علیہ السلام سے وابستہ رہے، آپ کو اپنا امام مانے اور آپ کے نقش قدم پر چلتا رہے اور یہیں سے تمام دوسرے افراد کے مقابلے میں امام علیہ السلام کی سب سے اعلیٰ قدر و قیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(وہ لوگ جنھوں نے دین میں اختلاف اور رخنہ ڈالا وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے)(۱)

ابوعمر زاذان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اے زاذان! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہودی کتنے فرقوں

۱۔ انعام:۱۵۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں تقسیم ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ واقف ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ (یہودی) ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ ان میں . کے . جہنمی ہیں سوائے ایک کے کہ وہ ت پائے گا۔

اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم جا ہو کہ یہ امت کتنے فرقوں میں تقسیم ہوگی؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا: ۷۳ فرقوں میں۔ جن میں سے . جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے کہ وہ ت پائے گا۔

اس کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم جا ہو کہ میرے بارے میں کتنے فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بارے میں بھی تقسیم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے بارے میں ۱۲ فرقوں میں تقسیم ہوگی جن میں سے . جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے کہ وہ ت پائے گا اور تم اس میں سے ہو۔(۱)

آیۂ کریمہ

(۱۵۶) اگر تم نہیں جا تو اہل ذکر سے پوچھو، اس بات پر دلا کرتی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلامؐ کے بعد ہر طرح کے

۱۔ خصائص الوحی المبین لابن بطریق: ۲۱۴، وفی تاریخ دمشق ۱۸: ۴

۲۔ النحل: ۴۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فتنہ اور ہر طرح کے شبہات ۔ پیشانیوں کے سر اٹھانے کی صورت میں امت اسلامی کے لئے مرجع خلائق اور پناہ گاہ کی حیثیت ر ۔ ہیں خاص طور پ . . . ۔ مسائل در پیش ہوں ۔ مسائل کو صحیح طر سے سمجھا نہ جا سکتا ہو۔

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں جناب جا. جعفی سے ہوا ہے کہ . یہ آیۂ کریمہ فاسئلوا اہل الذکران کنتم لاتعلمون ۔ زل ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

ہم اہل ذکر ہیں۔(۱)

اسی سے معلوم ہو۔ ہے کہ حضرت علی ابن ابی طا . علیہ السلام فرقۂ ۔ جیہ کے امام ہیں اور وہ د صحابہ کے معلم اور استاد ہیں لہٰذا ہر ۔ بغیر علم کے فرقۂ ضالہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

ابو سعید ۔ ری سے روا ۔ ہے کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے رسول اسلامؐ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ اپنی کسی زوجہ کے گھر سے نکلے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ کی نعلین ٹوٹ گئی۔ آپ نے اسے علیؑ کے پ س چھوڑ د ۔ کہ وہ اس کو ٹ ک دیں۔

۱۔ تفسیر ابن . ۔ الطبر ی ۱۷:۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسول اسلامؐ وہاں سے چل دئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چل دئے۔ آپ نے فرمایا:

تمہارے درمیان وہ شخص ہے جو تاویل قرآن مجید کے لئے اس طرح جنگ کرے گا جس طرح میں نے تنزیل قرآن کے لئے جنگ کی ہے۔ یہ شرف ہم نے حاصل کرنا چاہا۔ میرے ساتھ عمر اور ابوبکر بھی تھے۔

آپ نے فرمایا: تم لوگ نہیں بلکہ میری مراد وہ شخص ہے جو نعلین ٹانک رہا ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے پاس دوڑ کر گئے تاکہ آپ کو خوش خبری سنا سکیں لیکن جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو ایک روایت میں ہے کہ ایسا لگا کہ جیسے وہ پہلے سے سن چکے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے سر بھی نہیں اٹھایا جیسے پہلے سن چکے ہوں۔(۱)

مصداق کے اعتبار سے حضرت علی علیہ السلام کی راہ کو ان کے غیر سے الگ کرنے اور اس کے بعد امام علیؑ کے دشمنوں کے لئے کسی طرح کی حجت باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

پیغمبر اسلامؐ نے عمار سے فرمایا جو مولائے کائنات کے

۱۔ مسند الامام أحمد بن حنبل ۳:۸۳، وبنفس المعنی فی حلیة الأولیاء لأبی نعیم ۱:۶۷، واسد الغابة لابن الأثیر ۳:۲۸۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چاہنے والے تھے اور ان کے ∙ صرو مدد گار تھے کہ اے عمار!
تمھیں ا ۔ غیَ وہ قتل کرے گا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ ابن عباس نے ان سے اور ان کے
ﷺ علی سے بیان کیا ہے کہ تم دونوں ابوسعید ∙ ری کے پ س جاؤ اور
ان سے حد ۔ ش سنو۔ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم دونوں ان کے گھر
کی طرف چلے۔ ابھی گھر کی دیوار ہی پہنچے تھے کہ انہوں نے ہم
کو دیکھا اور جلدی سے اپنی ردا اوڑھی اور ہمارے پ س آ کر بیٹھ
گئے۔ وہ ہم لوگوں سے ۔ تیں کرنے لگے یہاں کہ مسجد النبیؐ کی
تعمیر کی ۔ ت نکل آئی۔

انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ا ا ا اٹھا رہے تھے
اور عمار ابن ۔ سر دو ا اٹھا رہے تھے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ عمار کو
اس عالم میں رسول اسلامؐ نے دیکھا تو ان کی د جھاڑنے لگے۔
آپ نے کہا کہ اے عمار! تم د اصحاب کی طرح ا ا
کیوں نہیں اٹھا رہے ہو؟ عمار نے عرض کیا کہ میں ∙ ا کی ۔ رگاہ سے
ا ۔ و ثواب حاصل کر ∙ چاہتا ہوں۔ آپ نے ان کے جسم سے مٹی
جھاڑتے ہوئے کہا کہ ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیہ. افسوس اے عمار!
تمھیں ا ۔ غیَ وہ قتل کرے گا۔ یدعوھم الی الجنۃ و یدعونہ الی
النار۔ عمار انہیں ۔ ∙ ∙ کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ انہیں جہنم کی
طرف دعوت دے گا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ عمار کی ز ۔ ن پ اس وقت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ فقرہ آ ِ : میں فتنوں سے ٰ اکی پناہ چاہتا ہوں۔(۱)

پیغمبر اسلامؐ نے مستقبل کے جن واقعات اور حالات کی طرف اشارہ فرما یہ ِ کھل کر متوجہ کیا ہے اس سے یہ واضح ہو جا ۔ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اور نبی کریمؐ کی رسا ۔ میں کتنی گہرائی اور یکسا تھی اور حضرت علی علیہ السلام کا راستہ گو ِ رسا ۔ الٰہیہ کو آگے ؒ ھانے اور اسے جاری ر ٰ کا راستہ تھا جو اس وقت امت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اسے ہر طرح کے گمراہ کن افراد اور صحیح راستوں سے منحرف کر دینے والی تحر ں سے بچانے کا کردار بھی ادا کر رہا تھا۔

پیغمبر اسلامؐ نے خوارج کے فتنہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خطرات اور مولائے کائنات کے سلسلہ میں ان کی دشمنی سے خبردار کیا تھا جو پیغمبر اسلامؐ کے بعد وجود میں آ ِ نے والے تھے۔ پیغمبر اسلامؐ کی جا ٰ سے اسی طرح کی وضا ۔ سے مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی امامت و قیادت کا الٰہی اقدار کا مجسم نمونہ

۱۔ صحیح البخاری فی کتاب الصلاۃ و صحیح مسلم فی کتاب الفتن وسنن الترمذی ۵: ۶۲۸، ٖ ب ۳۵ مناقب عمار بن ِ سر، ح ۳۸۰۰، ومستدرک الصحیحین ۲: ۱۴۸ ومسند أحمد ۳: ۵۱۶، ح ۱۱۴۵۱ و ۔ ریخ بغداد للخطیب البغدادی ۱۳: ۱۸۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہو ۔ ہو جا ہے۔اس کے علاوہ قی تحریکیں اور دعوتیں ذ
رسوائی اور گمراہی وضلا کی ایسی گہری کھائی تھیں جس میں نے
کے بعد کسی طرح کی واپسی کا امکان نہیں تھا۔

ابوسعید ری سے روا ہے کہ ہم لوگ رسول اسلامؐ کے
پ س تھے اور وہ ذوالخویصرہ کے ذریعہ لائے جانے والے اموال کی
تقسیم کررہے تھے۔ذوالخویصرہ قبیلۂ بنی تمیم کا ا فرد تھا۔اس نے
کہا: یارسول اللہؐ! عدا کے ساتھ ۔آپ نے فرمایا: تجھ پ
وائے ہو! میں عدل وا ف سے کام نہ لوں گا تو کون ا ف
کرے گا۔ا میں عدا سے کام نہ لوں گا تو میں گھاٹے اور
خسارہ میں رہنے والوں میں سے ہوجاؤں گا۔عمر نے کہا: یارسول
اللہؐ! آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس شخص کی دن مار
دوں۔آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔اس کے بہت سے ساتھی
ہیں۔تم میں سے ا شخص اپنی ز کے ساتھ اسکی ز اور اس کے
روزوں کے ساتھ اپنے روزوں کی تحقیر کرے گا، وہ قرآن پڑھتے
ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں ا ے گا۔وہ دین
سے ایسے ہر ہوں گے جیسے تیر کمان سے ہر ہو ہے۔یہاں
کہ آپ نے فرمایا: انہیں میں سے ا شخص ہوگا جس کا ا زو
عورت کے پ ن اس کی شرمگاہ کی طرح ہوگا۔وہ ز نہ لہرا
ہوگا اور لوگوں کے سے بہترین فرقوں کے او وج کرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گا۔ ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اسلامؐ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ان سے جنگ کی تھی اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اسے تلاش کرے اور جب اسے لایا گیا تو اس میں وہی صفات تھے جو رسول اکرمؐ نے بیان کئے تھے۔(۱)

اس سلسلہ میں پیغمبر اسلامؐ سے بہت سی دوسری روایات بھی وارد ہوئی ہیں جن میں حضرت علی علیہ السلام کی بلا کسی قید و شرط کے مطلق حمایت کا اعلان کیا گیا ہے یعنی دوسرے لوگوں پر حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت اور برتری کو واضح کیا گیا ہے چاہے وہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے زمانے کے مسلمان رہے ہوں یا بعد میں آنے والے مسلمان ہوں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ امام علی علیہ السلام کا طریقۂ کار اور ان کا موقف کسی ایسی عارضی صورت حال کا موقف نہیں تھے جو حالات کے مطابق بدل جاتے۔ حضرت علی علیہ السلام صرف اور صرف حق سے وابستہ تھے۔ آپ کا اور حق کا رابطہ ایک دوسرے سے بالکل ایسا تھا جیسے مفہوم اور

۱۔ صحیح البخاری فی کتاب بدء الخلق و خصائص النسائی: ۱۳۷، و میزان الاعتدال للذھبی ۲:۲۶۳

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مصداق میں ہوتا ہے یعنی دونوں آپس میں بالکل ایک ہوتے ہیں۔

ابوذر کے غلام ثابت سے روایت ہے کہ میں ایک دن ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کو یاد کر کے رو رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ علی مع الحق والحق مع علی و لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ الحوض یوم القیامۃ۔ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ قیامت میں حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔ (۱)

اسی طرح پیغمبر اسلامؐ سے متعدد اسناد کے ساتھ یہ روایت بھی نقل ہوئی ہے۔

بیشک علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔ وہ ہر مومن کے ولی اور سرپرست ہیں۔ میری طرف سے میری امانتیں کوئی اور

۱۔ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۱۴: ۳۲۱، والحاکم فی مستدرک الصحیحین ۳: ۱۲۴ و صحیح الترمذی ۳: ۲۹۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ادانہ کرے سوائے میرے اور علیؑ کے۔(۱)

۳۔حضرت علیؑ کے ذریعہ دی جانے والی غیبی خبریں اور آپ کی کرامتیں

حضرت علی علیہ السلام کو د تمام صحابہ پ متعدد کرامتوں اور معجزات کی بنا پ امتیاز اور . ی حاصل تھی یہاں کہ آپ کے ذریعہ دی جانے والی مستقبل کی خبریں بھی خود آپ کے زمانے میں صحیح ث. ت ہو شروع ہوگئی تھیں۔ ذیل میں آپ کے ذریعہ دی جانے والی خبریں اور ان کی تصدیق ہو جانے کی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں:

۱۔ بغداد شہر کا آ. د کیا جا ، بنی عباس کا حکمرانی کر اور مغلوں کا ان سے حکومت پ ۔ یہ وہ خبریں ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے دی گئی تھیں اور جو . کے . صحیح ث. ت ہو ۔آپ نے فرمایا تھا:

۱۔ مسند أحمد ۴: ۱۶۴ و ۱۶۵ بخمسة طرق، وخصائص أمیر المومنین للنسائی: ۱۹ و ۲۰ بطریقین، صحیح البخاری ۳: ۲۲۹، والصواعق المحرقة: ۷۴، و سنن البیهقی ۸: ۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمہیں کیا معلوم کہ زوراء کیا ہے۔ وہ ا یـ زمین ہے جس میں نمکین درـ ـ ہیں۔ اس میں مضبوط عمارتیں بنیں گی اور بہت ز یـ دہ آ. دی ہوگی۔ اس کو عباس کی اولاد اپنی حکومت کے لئے منتخب کرے گی جوان کے لئے لہو ولعب کی جگہ قرار پـ ئے گی۔ اس کے ذریعہ ظالموں کا ظلم پـ وان چـڑھے گا اور منمانی کرنے والوں کی منمانی چلے گی۔ ان کے فا. (گنہگار) اپنی فاسق قار یـ ن قرآن اور خیا. ـ کرنے والے وز یـ فارس اور روم کے افراد کو اپنا ہمراز و . مت گذار بھی رکھیں گے۔ وہ لوگ اَ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے بھی تو آپس میں ا یـ دوسرے کو اس کا حکم نہیں دیں گے اور . ائی کو . ائی سمجھ کر اس سے ـ نہیں کریں گے۔(۱)

۲۔ ا یـ شخص امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے پـ س آ یـ اور عرض کیا: اے امیر المومنین ! میں وادی القریٰ سے

۱۔ کشف الیقین: ۸۰، ونحوہ فی نہج الحق: ۲۴۴. ختصار

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گذر رہا تھا کہ میں نے خالد ابن عرفطہ کی قدیم ں دیکھیں تو میں نے اس کے لئے استغفار کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ نہ مرا ہے اور نہ مرے گا۔ ۔ ا گمراہ لشکر کی قیادت نہ کرے۔ اس کے لشکر کا علمدار حبیب ابن جماز ہوگا۔ یہ سن کر کے نیچے سے ا شخص کھڑا ہو اور عرض کیا: میں آپ کا شیعہ اور آپ کا محبّ ہوں۔ آپ نے در فت کیا: تم کون ہو؟ اس نے عرض کیا: میں حبیب ابن جماز ہوں۔ خبردار! اس چم کے اٹھانے سے دور رہنا لیکن تم ضرور اٹھاؤ گے اور اس کے ساتھ اس ب سے داخل ہو گے۔ یہ کہہ کر آپ نے ب الفیل کی طرف اشارہ کیا۔

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ہو گئی اور آپ کے فرز امام حسنؑ کا دور بھی گذر اور امام حسینؑ سے کے لئے ملعون عمر ابن سعد کو میدان کربلا میں بھیجنے کا منصوبہ بنا تو خالد ابن عرفطہ کو اس کے لشکر کے مقدمہ کے طور بھیجا اور حبیب ابن جماز اس کے لشکر کا علم اٹھائے ہوئے تھا اور وہ مسجد کوفہ میں ب الفیل سے داخل ہوا۔(۱)

۱۔ لاحظ کشف الیقین: ۷۹، ارشاد القلوب ۲: ۳۴۔ و نہج الحق: ۲۴۳، والمنا قب لابن شھر آشوب ۲: ۲۷۰ فی اخبارہ بلا یا والملنا۔ وراجع شرح ابن أبی الحد ۲: ۲۸۷

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کے . رے میں روا . ت ہے کہ آپ . . صفین کی طرف معاویہ سے . َ کرنے کے لئے روانہ ہوئے اور راستہ میں کربلا سے گذرے تو لشکر کے ا گوشہ میں کھڑے ہو کر داہنے اور . دیکھا اور کہا کہ ٴ ا کی قسم! یہی ہمارے سواریوں کے ا ت نے کی جگہ ہے اور ہمارے لوٹ جانے کا مقام ہے۔ یہاں آپ نے بہت د ت َ یہ کیا۔ آپ سے عرض کیا َ ی کہ اے امیر المومنین! یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کربلا ہے۔ یہاں آل محمدؐ کی ا جما ت ظلم وستم کے ساتھ شہید ہو جائے گی اور ان کے ساتھ جو لوگ شہید ہوں گے وہ بغیر حساب وکتاب . ٴ ت میں داخل ہوں گے۔

اس کے بعد آپ . َ کے لئے روانہ ہو گئے اور لوگ آپ کے اس ارشاد کی ت ویل نہیں سمجھ سکے یہاں ت کہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام اور ان کے جا ر ساتھیوں کی شہادت کا المناک واقعہ رو ہوا۔(۱)

۴۔ . . حضرت علی علیہ السلام نہروان والوں کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے اصحاب میں سے ا شخص آگے . ڑھا وہ ان لوگوں میں سے تھا جو آپ کے آگے آگے چلتے

۱۔ راجع کشف الغمۃ ۱:۲۸۲ وکشف الیقین: ۸۰ وارشاد المفید: ۱۷۵

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھے۔ . وہ آپ کے نزدیک پہنچا تو بولا: خوش خبری ہو اے امیر المومنین۔ آپ نے فرمایا: خوش خبری کی کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ایک جماعت کو . آپ کے پہنچنے کی خبر ملی تو وہ نہر پار کر کے آپ کی حمایت کے لئے آ گئی لہذا آپ کو خوش خبری ہو کہ اوز عالم نے ان کے زور بازو سے آپ کی ت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ وہ لوگ نہر پار کر کے آئے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے تین مرتبہ قسم دی اور اس نے تینوں مرتبہ کہا: ہاں۔ .

آپ نے قسم کھا کر کہا: اکی قسم! نہ ان لوگوں نے نہر پار کی ہے اور نہ کریں گے۔ ان کی قتل گاہ نہر کے اس طرف ہوگی۔ قسم ہے اس ذات . . کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور میں اگنے کی صلاحیت دی وہ لوگ شورہ زار درختوں کی زمین اور قبلۂ ہوازن بھی نہیں پہنچیں گے یہاں کہ ان . کو اوز عالم کی جانب سے قتل کر دیا جائے گا اور بہتان بنے اور افترا پرداز گھاٹے میں رہے گا۔(۱)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک دوسرا سوار آ گے بڑھا اور اس نے بھی پہلے والے کی طرح گفتگو کی لیکن حضرت علی علیہ السلام نے

ا۔ بحار الأنوار ۳۳: ۳۴۸، عن شرح نہج للمعتزلی ۲: ۲۷۱ عن کتاب الخوارج للمدائنی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں کی۔اس کے علاوہ دو اور سوار آگے بڑھے اور اسی قسم کی باتیں کیں تو آپ نے کہا: خدا کی قسم! ان میں سے دس سے کم افراد بچیں گے اور میرے اصحاب میں سے دس سے کم شہید ہوں گے۔حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے فرس پر انگڑائی لی۔

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں میں سے ایک جوان کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم! میں اس سے ضرور قریب ہوں گا اور اگر وہ نہر پار کریں گے تو میرے اس نیزے کی نوک ان کی آنکھ پر ہوگی۔کیا وہ علم غیب کا دعویٰ کر رہے ہیں؟ ... حضرت علی علیہ السلام نہر کے قریب پہنچے تو ایک جماعت کو دیکھا جنہوں نے اپنی تلوار کی میان توڑ دی تھیں اور اپنے گھوڑوں کو تیار کئے ہوئے تھے اور وہ اپنی سواریوں پر سر سے اچھل کر پڑھے اور ایک ساتھ بلند آواز میں حکمیت کا نعرہ لگایا (لاحکم الاللہ) اتنے میں وہ جوان آیا اور کہا:

اے امیر المومنین! ابھی تک میں آپ کے بارے میں شک کر رہا تھا اب اس کے بارے میں خدا سے توبہ کرتا ہوں اور آپ سے معافی مانگتا ہوں خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجئے۔آپ نے فرمایا:

اللہ ہی گناہوں کی مغفرت کرنے والا ہے اسی سے استغفار

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کرو۔(۱)

۵۔ اسماعیل بن رجا سے روا۔ ۔ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے جس میں غیب کی خبریں سنا رہے تھے اتنے میں اشعث بہلہ کھڑا ہوا، وہ اس وقت نوجوان تھا اور اس نے آپ سے پوچھا: اے امیر المومنین! یہ گفتگو افات سے کتنی زیدہ مشابہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے جوان! اَ تو اپنی اس بت میں َ ہ کا ارتکاب کرنے والا ہے تو ا تجھے بنی ثقیف کے جوان کے ہاتھوں موت دے گا پھر آپ خاموش ہو گئے۔ اسی وقت پھرا یک شخص کھڑا ہوا کہ بنی ثقیف کا جوان کون ہے اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا: ای جوان جو تمہارے اس شہر پ حکومت کرے گا اور ا کے لئے کسی حرمت کو پمال کئے بغیر نہیں چھوڑے گا وہ اس جوان کیَ دن اپنی تلوار سے مارے گا۔ لوگوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! وہ کتنے دن حکومت کرے گا۔ آپ نے فرمایا: ۲۰ سال اَ وہ اتنے دن حکومت کر سکے۔ لوگوں نے پھر پوچھا: اسے قتل کیا جائے گا یا وہ اپنی موت مرے گا۔ آپ نے فرمایا: وہ اپنی موت مرے گا اور اسے پیٹ کی بیماری ہوگی اور اس کی چارپائی میں اس کے

۱۔ شرح نہج البلاغۃ لابن أبی الحدید ۲:۲۷۱، وکشف الغمۃ باب المناقب ۱: ۳۷۵، اللفظ من ابن أبی الحدید وما بین المعقوفتین من کشف الغمۃ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

منھ سے ٭ والی غلاظت کی بنا پ ای سوراخ کرد یا جائے گا۔(۱)

اسماعیل ابن رجا کا بیان ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اعشیٰ ہلہ کا حال دیکھا۔اسے ان اسیروں کے ساتھ حاضر کیا گیا جو عبدالرحمٰن ابن محمد ابن اشعث کے لشکر سے الگ کرکے حجاج کے سامنے پیش کئے گئے تھے۔اس نے اسے . سے الگ کیا اور اس کوڑا ٹتے ہوئے اس کے سامنے اس کا وہ شعر پڑھا جس میں اس نے عبدالرحمٰن کو ۔ پ آمادہ کیا تھا۔اس کے بعد اسی ۔م میں اس کی دن ماردی۔(۲)

آپ کی کرامتوں میں وہ کرامت بھی ہے جسے فخر رازی نے اپنی تفسیر میں اس آیہ ”ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیتنا عجباً“(۱۷۰) کیا تمہیں احتمال ہے کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری عجیب نیوں میں سے تھے،ان کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے ۔رے میں روایہ ہے کہ آپ کے چاہنے والوں میں سے ای سیاہ فام غلام نے چوری کی۔اسے حضرت علی علیہ السلام کے پس لایا گیا۔آپ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟اس نے عرض کیا: ہاں۔آپ نے اس کا ہاتھ

۱۔ اعشی ہلۃ،اسمہ عامر بن الحارث

۲۔ شرح نھج البلاغۃ لابن ابی الحدید ۲:۲۸۹

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کاٹ دیـ۔ وہ حضرت علی علیہ السلام کے پـس سے کٹا ہوا ہاتھ لے کر نکلا۔ راستے میں جناب سلمان اور ابن کوا سے قات ہوئی تو ابن کوا نے اس سے پوچھا: تمہارا ہاتھ کس نے کاٹ؟ اس نے کہا: امیر المومنین، یعسوب الدین، ختن الرسول، زوج البتول. میرا ہاتھ مومنین کے امیر اور مسلمانوں کے سردار اور رسول اسلامؐ کے داماد اور صدیقۂ طاہرہ کے شوہر مدار نے کاٹ ہے۔

ابن کوا نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے تمہارا ہاتھ کاٹ دیـ اور تم ان کی تعریف و توصیف کر رہے ہو۔ اس نے کہا: کیوں نہ کروں، تعریف اس شخص کی ہے جس نے حق کے مطابق میرا ہاتھ کاٹ ہے اور مجھے جہنم کی آگ سے ت دی ہے۔ جناب سلمان نے . یہ گفتگو سنی تو حضرت علی علیہ السلام سے جا کر بیان کی۔ آپ نے اس سیاہ فام غلام کو بلایـ اور اس کا کٹا ہوا ہاتھ جوڑ کر اس پـ رومال ڈال دیـ اور رگاہ الٰہی میں دعا فرمائی۔ ہم نے آسمان سے آواز سنی: اس کے ہاتھ سے کپڑا ہٹاؤ۔ . کپڑا ہٹایـ تو او عالم کے حکم سے ہاتھ لکل ٹھیک ہو چکا تھا اور کہیں سے کٹے کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ (۲)

۱۔ کہف: ۹

۲۔ التفسیر الکبیر للفخر الرازی ۲۱۔۲۲: ۸۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جناب ابوذرؓ سے روایت ہے کہ مجھے اللہ کے رسولؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلانے کے لئے بھیجا۔ میں آپ کے دروازے پر پہنچا اور آپ کو آواز دی لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ میں واپس رسول اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ آپ نے حکم دیا کہ دوبارہ واپس جا کر آواز دو۔ وہ گھر کے اندر ہی ہیں۔ ابوذر کا بیان ہے کہ میں نے دوبارہ واپس آ کر آواز دی۔ میں نے سنا کہ چکی کے چلنے کی آواز آ رہی تھی اور دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی تھی۔ اس کے پاس کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ میں نے آپ کو آواز دی۔ آپ باہر نکلے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کو اللہ کے رسول بلا رہے ہیں۔ آپ فوراً حاضر ہوئے اور پھر میں رسول اسلامؐ کی طرف دیکھتا رہا اور وہ میری طرف دیکھتے رہے پھر فرمایا: ابوذر! کیا حال ہے؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! بہت تعجب ہے میں نے دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں چکی چل رہی تھی اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! خدا کے کچھ ملائکہ ہیں جو زمین پر سیر و سیاحت کرتے رہتے ہیں اور انہیں آل محمدؐ کے لئے وسائل زندگی میں مدد پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔(۱)

۱۔ الریاض النضرۃ ۳: ۲۰۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خلاصہ

حضرت علی ابن ابی طا . علیہ السلام کی عظیم شخصیت نے تمام صحابہ کے دلوں پ بہت گہرا ا ٭ چھوڑا ہے جس کی روشنی میں واضح طور پ تمام صحابہ پ آپ کی افضلیت اور . ۔ ی کو ٭ . ۔ کیا جا سکتا ہے۔ حد ۔ ٭ ، تفسیر اور ۔ ریخ کی کتابیں اس قسم کی صراحتوں سے بھری پڑی ہیں۔

جس طرح حضرت علی علیہ السلام اپنے ایمانی سیرت و کردار اور علمی، جہادی اور اخلاقی طریقۂ کار میں رسا ۔ پیغمبرؐ کی جیتی جاگتی تصو ۔ تھے وہ کسی کے او پ بھی پوشیدہ نہیں تھی۔ آپ کردار رسولؐ کو عملی نمونہ کے طور پ پیش کرنے کی . سے اعلیٰ مثال تھے . . کہ . قی صحابہ میں یہ صلا ۔ ۔ نہیں تھی۔

قرآن مجید اور ارشادات ی میں حضرت علی علیہ السلام کے تمام صحابہ سے افضل و . ۔ ہونے کے واضح اعلا ٭ ت موجود ہیں جیسا کہ اس کا ذکر ا ۔ سے ز ۔ دہ مناسبتوں پ کیا جا چکا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام اسلام کی عظیم شخصیت تمام صحابہ کے لئے مشکلات کے وقت ا ۔ عام مرجع کی حیثیت ر ۔ تھی اور خلفائے اسلام خاص طور پ اپنی خلافت میں آپ سے مدد ۔ ۔ تھے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لہٰذا یہ طے ہو جا۔ ہے کہ حضرت علی ابی طا . علیہ السلام پیغمبر اسلامؐ کے بعد تمام صحابہ میں بلا کسی شک و ۔ دیہ کے سے افضل و . تھے اور آپ کی اس افضلیت اور . ی میں کسی کو . لکل اختلاف نہیں تھا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فہر ت

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حضرت علیؑ کی صحابہ پ . ت ی.............	۳
۲	امراول....................................	۵
۳	دوسرا امر..................................	۴۹
۴	تیسرا امر..................................	٦۹
۵	چوتھا امر..................................	۸۲
٦	پنچواں امر................................	۱۰۰
۷	خلاصہ....................................	۱۳۱

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

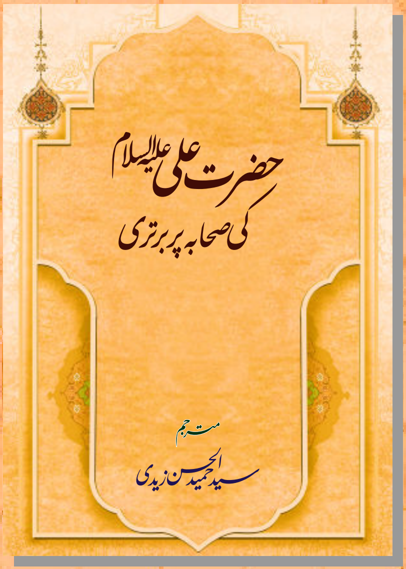

Presented By: www.jafrilibrary.com

AL-USWAH FOUNDATION
Mohalla Bangla/Near Chota Imambara
Sitapur (UP) India 261001

Presented By: www.jafrilibrary.com